Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر
امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

www.alislam.org/badr

20 ذوالحجہ 1432 ہجری قمری - 17 نبوت 1390 ہش - 17 نومبر 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَ یُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ (النساء آیت ۶۰)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوا الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنادیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام، باب السمع والطاعۃ للامام ما لم تکن معصیۃ)

☆......حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ (صحیح مسلم کتاب باب وجوب ملازمۃ جماعت المسلمین)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آجاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے انکی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور انکا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ آپؐ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اسمیں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور حوادث کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ رفروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱-۲)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہمارا آئینہ

انسان کے روزمرہ کے استعمال کی اشیا میں ایک چیز آئینہ ہے۔ہم میں سے ہر بڑا چھوٹا کما حقہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔آئینہ کو دیکھ کر اپنے خدوخال سنوارتا ہے۔آئینہ کی بنیادی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ انسان کو اس کے چہرہ کی بناوٹ بناکسی کمی وبیشی کے دکھاتا ہے تا انسان اس کے ذریعہ اپنے آپ کو درست کر سکے۔جس طرح جسم کی حفاظت اور بناوٹ وسنگار کے لئے جسمانی آئینہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح روح کی تربیت اور اس کی اصلاح کے لئے روحانی آئینہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

عموماً اکثر انسان اس بات کے شائق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے گھر میں اپنی حیثیت کے مطابق بہترین سے بہترین آئینہ لائیں تا اس کے فوائد سے مستفیض ہوں۔اسی طرح روح کی تربیت اور اس کی اصلاح کے لئے بھی انسان کو مشتاق اور کوشاں ہونا چاہیئے۔اس زمانہ کے امام سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ہماری روح کی تربیت کے لئے جو آئینہ مقرر کیا ہے وہ کشتی نوح ہے۔دوسرے لفظوں میں ہمارے اعمال کا آئینہ کشتی نوح کا حصہ تعلیم ہے۔کشتی نوح وہ عظیم الشان کتاب ہے جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1901ء میں تصنیف فرمائی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ دلوں کو گرما دینے والی پُر اثر کتاب تحریر فرمائی تو ساتھ ہی احباب کو بکثرت اس کو پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

آج اگر ہم دہریت اور مادیت کے ہلاکت خیز طوفانوں سے خود اور اپنے اہل وعیال کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم امام الزمان کی تصنیف لطیف کشتی نوح میں سوار ہو جائیں اور وہ کشتی آپ کی تعلیم ہے۔جس میں آپ نے حقیقی احمدی کے لئے ایک ضابطہ مقرر فرمایا ہے۔اگر ہم اس ضابطہ پر عمل نہیں کرتے تو ہم خدا تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جماعت میں شمار نہیں ہوں گے اور مادیت کا کوئی بہالے جانے والا طوفان ہمیں بہالے جائے گا اور پھر کوئی بچانے والا ہمیں نہیں بچا سکتا۔اس تعلیم کا ایک ایک فقرہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بنی نوع انسان سے خلوص اور محبت کا آئینہ دار ہے۔اس آئینہ میں ہم اپنے ایمان اور خلوص کا جائزہ خود لگا سکتے ہیں۔اس تعلیم پر کما حقہ عمل کر کے ہم اپنی بیعت کی استقامت کا نمونہ دکھا سکتے ہیں اس روحانی آئینہ کو دیکھ کر ہم اپنی روح کو بیدار کر سکتے ہیں۔اپنے اعمال کے خدوخال سنوار سکتے ہیں۔اس آئینہ کو دیکھئے اور آپ خود اپنا جائزہ لیجئے اور اپنے دل سے پوچھئے کہ آپ کا نام کس حد تک خدا کے مسیح کی جماعت میں ہے۔آیئے کشتی نوح کے چند اقتباسات کو پڑھیں اور اپنے اعمال کو سنواریں۔

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں‘‘

پھر آپ معبود حقیقی خدائے واحد و یگانہ سے محبت اور اُس کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں۔

’’اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

’’ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے، وہ میری جماعت میں سے نہیں۔جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص اُمورِ معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے‘‘

اللہ تعالیٰ ہم سب کو امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پاک نصائح کے مطابق اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے اور ان نصائح پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری)

چپکے سے جا کے نوحؑ کی کشتی میں بیٹھ جا

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد۔پاکستان

روحانیت کے بحر میں یونہی نہ کود اُچھل ۔۔۔ انجان راستوں پہ نہ بن راہبر کے چل
اس بحرِ بیکراں کا کنارہ کوئی نہیں ۔۔۔ دانش وری کا اس میں گذارہ کوئی نہیں
تنکوں سے منطقوں کی سہارا کوئی نہیں ۔۔۔ چپکے سے جا کے نوحؑ کی کشتی میں بیٹھ جا
کر اختیار آجزی، پستی میں بیٹھ جا ۔۔۔ ڈھیلا سا خود کو چھوڑ کے مستی میں بیٹھ جا
تیراکیوں کے زعم کو دل سے نکال دے ۔۔۔ یہ راہ پُر خطر ہے بہت دیکھ بھال لے
ڈوبے گا زیرِ آب ہر اک عقل کا پہاڑ ۔۔۔ عرشیؔ کر آج عشق کی راہوں کو اختیار
اس راہ پر ہی آج ہے جینے کا سب مدار ۔۔۔ غفور تھا جو کل، ہے وہی آج قہر بار
کنعاں نہ بن کہ صاف ہے قرآن میں لکھا
کوئی نہیں بچائے جو اللہ کے سوا

خطبہ جمعہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا اس ثبات قدم اور قوت کے حصول اور اس کا علم رکھنے کے لئے ہے جو مستقل مزاجی سے عبودیت کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے۔

اگر دعا نہیں کرو گے تو ہدایت کے راستے بھی بند ہو جائیں گے کیونکہ ہدایت بندہ اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتا
حقیقی ہدایت پانے والے وہ ہیں جن کی زبان ذکر الٰہی اور دعا سے تر رہے۔

سب دعاؤں سے مقدم دعا جس کی طالب حق کو اشد ضرورت ہے طلب صراط مستقیم ہے

ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ جب یہ چیز ہوگی تو پھر تمہاری دنیا بھی دین بن جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام ہو رہا ہوگا۔

خالص ہو کر اپنی حالتوں کی درستی کرتے ہوئے اگر بندہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکے تو وہی ہے جو تمام حاجتیں انسان کی پوری کرنے والا ہے۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی پُر معارف تفسیر کا تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 راگست 2011ء بمطابق 26 ظہور 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کے حوالے سے سورۃ فاتحہ کی آیت اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ:5) کی وضاحت کی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے، بہت عظیم احسان ہے کہ اُس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جن سے ہمیں قرآنِ کریم کے گہرے معانی اور تفسیر کا علم ہوا۔ اُس کے بعد مجھے بہت سے خط آئے کہ ہمیں اس خطبے کے بعد اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ:5) کا جو عرفان حاصل ہوا ہے اور نماز میں اس دعا پر غور کرتے ہوئے پڑھنے سے جو لذت آئی ہے اُس کا مزہ ہی کچھ اور تھا اور ہے۔ بعض عربی بولنے والے عرب لوگوں نے لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''کرامات الصادقین'' ہم نے پہلے بھی پڑھی ہوئی تھی لیکن خطبہ میں اس کے حوالے سُن کر جو عرفان حاصل ہوا ہے اُس کے بعد لگتا تھا کہ یہ پہلے نہیں پڑھا گیا۔ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام ایسا ہے جس کی جُگالی کرتے رہنا چاہئے۔ بار بار جب یہ کلام سامنے آتا ہے تو نئے باب کھلتے ہیں، نئے اسرار و رموز کا پتہ چلتا ہے۔ رمضان میں ویسے بھی دعاؤں کی طرف توجہ ہوتی ہے اس لئے دعا کا جو مضمون ہے وہ دل کو جا کر لگتا ہے۔ دعاؤں کا یہ مضمون اور آپ کی تفسیر آج بھی جاری رہے گی۔ گذشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک اقتباس پڑھا تھا اب مَیں اُس کا خلاصہ بیان کروں گا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں خالص ہو کر اللہ کا عبد بننے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں عبودیت کے لئے قوت، ثابت قدمی، استقامت اور مستقل مزاجی کی دعا طلب کی گئی ہے۔ کیونکہ قوت اور ثباتِ قدمی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ اگر قوت اور ثباتِ قدمی نہ ہو تو عبودیت کا حق بھی ادا نہیں ہو سکتا۔ عبادت کرنے کی اگر کوشش بھی ہو گی لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہیں ہو گی تو چند دن کی عبادت کے بعد پھر وہی عبادت میں بے قاعدگی، بے لذتی اور دل کے اُچاٹ ہونے کا عمل شروع ہو سکتا ہے۔ کئی لوگ لکھتے ہیں کہ رمضان کے ماحول کی وجہ سے عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ ایک ماحول بنا ہوا تھا، اُس کے دھارے میں ہم بھی بہتے جا رہے تھے۔ رمضان ختم ہوا تو پھر وہیں واپسی ہو گئی جہاں سے شروع ہوئے تھے۔ نمازیں ہیں لیکن اُن میں وہ لذت اور ذوق نہیں۔ پس اس ماحول میں جب دعاؤں کی طرف توجہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے عبادت میں ذوق شوق، قوت اور ثباتِ قدمی کی جو دعا سکھائی ہے وہ دعا بھی کرنی چاہئے تا کہ عبودیت کا صحیح حق ادا ہو اور ہمیشہ ہوتا چلا جائے۔ اگر ثباتِ قدمی نہیں تو عبودیت کا حق بھی ادا نہیں ہو سکتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''عبد بننے کی طرف توجہ اور ثباتِ قدمی کی طلب کے بعد پھر وہ کونسی اہم چیز ہے جو ایک مومن میں ہونی چاہئے''۔

اس بارہ میں مَیں نے جو اقتباس پچھلے خطبہ میں پڑھا تھا اُس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اہم چیز یہ ہے کہ ایک مومن کو یہ بھی پتہ ہونا چاہئے کہ وہ کس قسم کی قوت ہے اور وہ قوت کس طرح حاصل ہو گی، ثباتِ قدم کس پر ہو اور اس کا معیار کیا ہو؟ اگر اس کا علم نہ ہو، اگر عبد بننے کے لئے ہدایت کے راستے کی نشاندہی نہ ہو تو پھر انسان اندھیرے میں ہاتھ پیر مارتا رہے گا، اُسے پتہ ہی نہیں ہو گا کہ وہ کس قسم کی عبودیت کی تلاش میں ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے؟ کونسی عبادتیں اُس نے کرنی ہیں؟ کیا چیزیں اُس نے مانگنی ہیں؟ کن راستوں کی اُس نے تلاش کرنی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس لئے ضروری ہے کہ علم اور ہدایت کی تلاش کے لئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ کی دعا کی جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ انسان کی عبادت اور اُس کی کوشش میں برکت ڈالتے ہوئے ایک حقیقی عابد اور اللہ تعالیٰ کے راستوں کے متلاشی کو ہمیشہ ہدایت کے راستوں پر گامزن رکھے، اُس پر توفیق دیتا چلا جائے۔ پس اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا اُس ثباتِ قدم اور قوت کے حصول اور اُس کا علم رکھنے کے لئے ہے جو مستقل مزاجی سے عبودیت کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ آپ علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ان تینوں دعاؤں کا خلاصہ گویا یہ بنے گا کہ جب تک انتہائی اخلاص، انتہائی کوشش اور ہدایت کو سمجھنے کی پوری صلاحیت حاصل نہ ہو جائے اُس وقت تک ایک حقیقی مومن کو، سچا عابد بننے والے کو آرام سے نہیں بیٹھنا چاہئے اور یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم نجات یافتہ ہو گئے یا ہم نے اپنے مقصد کو پا لیا، یا خدا تعالیٰ کے پیار کے سلوک کے ان اعلیٰ معیاروں کو حاصل کر لیا جو معیار ایک مومن کا مطمح نظر ہونے چاہئیں۔ پس جب یہ سوچ ایک مومن کی ہو کہ ہم نے آرام سے نہیں بیٹھنا جب تک کہ ان راستوں پر نہیں چلتے تو پھر ایسے مومن کے قدم آگے بڑھتے ہیں، پھر مسجدوں میں دل لگتے ہیں، پھر نمازوں کی حفاظت کی فکر ہوتی ہے۔ پھر رمضان کے روزوں کا حق ادا ہوتا ہے۔ پھر رمضان کے بعد بھی عبادت میں ذوق کی اور شوق کی اور جس طرح پچھلی دفعہ مَیں نے پڑھا تھا کہ فرمایا ایک جلن ہونی چاہئے، اُس جلن کو حاصل کرنے کی کوشش رہتی ہے۔

گزشتہ جمعہ میں جیسا کہ مَیں نے کہا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ:5) کی وضاحت تو کچھ حد تک ہو گئی تھی اور اس کے مختلف پہلو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے وہ آپ کے سامنے رکھے تھے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی روشنی میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحۃ:6) کا مطلب، اس کے بعض گہرے مطالب، اس کے معنی، اس کی روح کیا ہے؟ وہ پیش کروں گا جن سے پتہ لگتا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحۃ:6) کی جو دعا ہے وہ کس قدر وسیع ہے اور ہمارے ہر معاملے کا کس طرح اس دعا نے احاطہ کیا ہوا ہے؟ پہلے جو اقتباس میں پیش کروں گا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہدایت پانے کے قابل کون لوگ ہوتے ہیں؟ وہ کون لوگ ہیں جنہیں ہدایت پانے کے صحیح راستوں کا پتہ چلتا ہے اور اُن راستوں پر چلنے کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ (یہ بھی کرامات الصادقین کا ہی حوالہ

ہے جس کا ترجمہ پڑھتا ہوں): ’’ اوراس سورۃ میں (یعنی سورۃ فاتحہ میں) اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو تعلیم دیتا ہے۔ پس گویا وہ فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! تم نے یہود و نصاریٰ کو دیکھ لیا ہے۔ تم اُن جیسے اعمال کرنے سے اجتناب کرو اور دعاء اور استقامت کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو اور یہود کی مانند اللہ کی نعمتوں کو مت بھلاؤ ورنہ اُس کا غضب تم پر نازل ہوگا۔ اور تم سچے علوم اور دعا کو مت چھوڑو اور نصاریٰ کی طرح طلبِ ہدایت میں سست نہ ہو جاؤ ورنہ تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہدایت کے طلب کرنے کی ترغیب دی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ہدایت پر ثابت قدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا اور گریہ وزاری میں دوام کے بغیر ممکن نہیں‘‘۔ (ہدایت پر ثابت قدمی جب تک مستقل مزاجی سے دعا نہیں کرو گے، گریہ وزاری نہیں کرو گے یہ ممکن نہیں ہے) فرمایا ’’ مزید برآں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ہدایت ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے اور جب تک کہ خدا تعالیٰ خود بندہ کی رہنمائی نہ کرے اور اسے ہدایت یافتہ لوگوں میں داخل نہ کر دے وہ ہرگز ہدایت نہیں پا سکتا۔ پھر اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ہدایت کی کوئی انتہا نہیں اور انسان دعاؤں کی سیڑھی کے ذریعہ ہی اُس تک پہنچ سکتے ہیں اور جس شخص نے دعا کو چھوڑ دیا اس نے اپنی سیڑھی کھو دی۔ یقیناً ہدایت پانے کے قابل وہی ہے جن کی زبان ذکرِ الٰہی اور دعا سے تر رہے اور وہ اس پر دوام اختیار کرنے والوں میں سے ہو‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 214)

پس ایک مومن کے لئے جو ہدایت کی تلاش میں ہے یہ ہدایات ہیں کہ دعا اور استقامت کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو۔ یہ کبھی نہ چھُوٹے۔ طلبِ ہدایت میں سست نہ ہو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو! ہدایت پر ثابت قدمی، مستقل مزاجی سے دعا اور گریہ وزاری کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر دعا نہیں کرو گے تو ہدایت کے راستے بھی بند ہو جائیں گے کیونکہ ہدایت بندہ اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتا بلکہ یہ خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ پھر فرمایا یہ بات ہمیشہ سامنے رکھو کہ ہدایت کی کوئی انتہا نہیں ہے کہ ہم نے ہدایت پا لی اور جو حاصل کرنا تھا وہ کر لیا۔ ایک مقام پر پہنچ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ مَیں مکمل طور پر ہدایت یافتہ ہو گیا۔ پس جب انتہا نہیں تو دعاؤں کی سیڑھی کی ہر وقت ضرورت ہے۔ پس ایک مومن کو یہ اہم بات یاد رکھنی چاہئے کہ صرف وقتی عبادت ہدایت کا باعث نہیں بنتی بلکہ حقیقی ہدایت پانے والے وہ ہیں جن کی زبان ذکرِ الٰہی اور دعا سے تَر رہے۔ پس ان دنوں میں جبکہ ہمیں رمضان کی وجہ سے ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اسے مستقل اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہدایت کے راستوں پر ہمیشہ گامزن رہیں اور اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی ہم کوشش کرتے چلے جائیں۔

پھر آپ ہمیں صراطِ مستقیم کے معنے سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ صراط لغتِ عرب میں ایسی راہ کو کہتے ہیں جو سیدھی ہو یعنی تمام اجزاء اُس کے وضع استقامت پر واقع ہوں اور ایک دوسرے کی نسبت عین محاذات پر ہوں‘‘۔ (الحکم 10 رفروری 1905ء صفحہ 4)

یعنی کوئی کجی نہ ہو، کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو، کوئی پریشان کرنے والی چیز نہ ہو، واضح اور سیدھا اور ایک مقصد کی طرف لے جانے والا راستہ ہو، یہ نہیں کہ ایک جگہ پہنچ کر انسان سوچے اور confuse ہو جائے کہ مَیں نے دائیں جانا ہے کہ بائیں جانا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کو پانے کا جو مقصد ہے، اُس طرف لے جانے والا راستہ ہو، اُسی راستے کو صراط کہتے ہیں۔ خطرے کی نشاندہی کرے، جہاں مڑنا ہے وہاں مڑنے کی طرف رہنمائی کرے۔

پھر آپ علیہ السلام اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحۃ:6) کے حقیقی معنی بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ (صوفی لوگ) ...... اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے معنی بھی فنا کرتے ہیں۔ یعنی روح، جوش اور ارادے سب کے سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہو جائیں اور اپنے جذبات اور نفسانی خواہشیں بالکل مر جائیں‘‘۔ فرمایا ’’ بعض انسان جو اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارادے کو اپنے ارادے اور جوشوں پر مقدم نہیں کرتے وہ اکثر دفعہ دنیا ہی کے جوشوں اور ارادوں کی ناکامیوں میں اس دنیا سے اُٹھ جاتے ہیں‘‘۔ فرمایا ’’ نماز جو دعا ہے اور جس میں اللہ کو جو خدائے تعالیٰ کا اسمِ اعظم ہے مقدم رکھا ہے، ایسا ہی انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے۔ اسمِ اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں‘‘۔ (حضرت اقدسؑ کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدت الوجود پر ایک خط صفحہ 18-19 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 218)۔ یعنی مستقل مزاجی سے دعاؤں کی طرف لگے رہو گے اللہ کی طرف جاؤ گے تو تبھی انسانیت کے کمالات حاصل ہو سکتے ہیں یا اُن کی طرف قدم بڑھ سکتا ہے۔

پس جب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحۃ:6) کی دعا انسان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھی سامنے رکھنا ہوگا۔ اوامر اور نواہی کو بھی دیکھنا ہوگا کہ کونسی باتیں کرنے کی ہیں اور کونسی نہیں کرنے کی، قرآنِ کریم کے حکموں پر نظر رکھنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے کیونکہ حقوق العباد بھی خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں۔ جب یہ ہوگا تب ہی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی جو دعا ہے وہ دل کی آواز بنے گی تبھی استقامت کا مقام حاصل ہوگا۔ تبھی انسانیت کے کمال حاصل کرنے کی طرف حقیقی توجہ اور کوشش ہوگی اور تبھی انسان پھر خدا تعالیٰ کی آغوش میں آ کر قبولیتِ دعا کے نظارے بھی دیکھے گا۔ انسان جب استقامت دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا چلا جاتا ہے۔ ہدایت پر رہنے کے لئے صرف خدا کو پکارتا ہے تو پھر ہی صراطِ مستقیم قائم رہتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کو آگے چلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ دعا کا طریق یہی ہے کہ دونوں اسمِ اعظم جمع ہوں اور یہ خدا کی طرف جاوے کسی غیر کی طرف رجوع نہ کرے۔ خواہ وہ اس کی ہوا و ہوس ہی کا بت کیوں نہ ہو؟ جب یہ حالت ہو جائے تو اُس وقت اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا مزا آ جاتا ہے‘‘۔ (ایضاً صفحہ 20-21۔ بحوالہ تفسیر حضرت اقدس مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 219)

جب انسان رَبُّنَا اللّٰہ کہتا ہے جب یہ پکار ہوگی اور پھر اُس پر استقامت دکھاتا ہے تو تب جو دعاؤں کی توفیق ملتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ اصل توفیق ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا مزا آتا ہے کہ مجھے پکارو مَیں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔ پس استقامت شرط ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتوں کا مالک سمجھتے ہوئے، اُسی کو ربّ سمجھتے ہوئے، اُس کے آگے جھکنا شرط ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ یہ دعا لوگوں کے تمام مراتب پر حاوی ہے، یعنی کسی بھی مرتبے کا آدمی ہو اُسے اس دعا کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

پس خلاصہ یہ ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحۃ:6) کی دعا انسان کو ہر کجی سے نجات دیتی ہے اور اس پر دینِ قویم کو واضح کرتی ہے اور اُس کو ویران گھر سے نکال کر پھلوں اور خوشبوؤں بھرے باغات میں لے جاتی ہے اور جو شخص بھی اس دعا میں زیادہ آہ وزاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو خیر و برکت میں بڑھاتا ہے۔ دعا سے ہی نبیوں نے خدائے رحمان کی محبت حاصل کی اور اپنے آخری وقت تک ایک لحظہ کے لئے بھی دعا کو نہ چھوڑا اور کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اس دعا سے لاپرواہ ہو یا اس مقصد سے منہ پھیر لے، خواہ وہ نبی ہو یا رسولوں میں سے، کیونکہ رُشد اور ہدایت کے مراتب کبھی ختم نہیں ہوتے بلکہ وہ بے انتہا ہیں اور عقل و دانش کی نگاہیں اُن تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھائی اور اُسے نماز کا مدار ٹھہرایا تا لوگ اُس کی ہدایت سے فائدہ اُٹھائیں اور اس کے ذریعہ توحید کو مکمل کریں اور (خدا تعالیٰ کے) وعدوں کو یاد رکھیں اور مشرکوں کے شرک سے نجات پاویں۔ اس دعا کے کمالات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ لوگوں کے تمام مراتب پر حاوی ہے اور ہر فرد پر بھی حاوی ہے۔ وہ ایک غیر محدود دعا ہے جس کی کوئی حد بندی یا انتہا نہیں اور نہ اس کی کوئی غایت یا کنارہ ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا کے عارف بندوں کی طرح اس دعا پر مداومت اختیار کرتے ہیں، زخمی دلوں کے ساتھ جن سے خون بہتا ہے اور ایسی روحوں کے ساتھ جو زخموں پر صبر کرنے والی ہوں اور نفوسِ مطمئنہ کے ساتھ‘‘۔ (یعنی مستقل مزاجی کے ساتھ اور درد کے ساتھ اس دعا پر قائم رہتے ہیں)۔ فرمایا ’’ یہ وہ دعا ہے جو ہر خیر، سلامتی، پختگی اور استقامت پر مشتمل ہے اور اس دعا میں ربّ العالمین کی طرف سے بڑی بشارتیں ہیں۔‘‘

(کرامات الصادقین۔ صفحہ 94-95۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 233-234)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مَیں اس کا خلاصہ بیان کر دوں کہ کیوں یہ سب مراتب کے لوگوں کے لئے ضروری ہے؟ اس لئے کہ انسان کو ہر قسم کے ٹیڑھے پن اور کجی سے یہ بچاتی ہے۔ انسان کے راستے میں مختلف طریق سے ورغلانے کے لئے شیطان بیٹھا ہوا ہے اگر دل سے نکلی ہوئی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحۃ:6) کی دعا ہو تو یہ دعا پھر شیطان کے حملوں سے بچاتی ہے۔ اُن کو ایمان پر قائم رکھتی ہے۔ آجکل جب دنیا مذہب سے دور ہو رہی ہے، یہ دعا بہت بڑی دعا ہے جو ایک انسان کو سیدھے راستے پر قائم رکھ سکتی ہے بشرطیکہ جیسا کہ پہلے مَیں بیان کر چکا ہوں کہ انسان مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ سے مدد کا طالب رہے، بلکہ اگر خالص ہو کر کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اگر اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہے تو اللہ تعالیٰ صحیح دین کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ بلکہ لامذہبوں کی بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ اُن کے لئے بھی یہ ہدایت کا ذریعہ بن جاتی ہے بشرطیکہ نیت نیک ہو۔ آپ نے فرمایا کہ:

’’ نبیوں نے خدائے رحمان کی محبت اس دعا کے ذریعہ سے حاصل کی ہے‘‘۔

پس کسی بھی مرتبے کا انسان ہو، کوئی بھی شخص ہو جتنی زیادہ آہ وزاری سے یہ دعا مانگے گا خدا تعالیٰ اُس کو خیر و برکت میں بڑھائے گا۔ پس ایک مومن کہلانے کا دعویٰ کرنے والے کے لئے یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ وہ اس دعا سے غفلت برتے بلکہ نبیوں اور رسولوں کے لئے بھی یہ دعا ضروری ہے کیونکہ رُشد و ہدایت کے مراتب اور معیار کبھی ختم نہیں ہوتے۔ ہر انسان کا جس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اُس کا رشد و ہدایت کا ایک مرتبہ ہے اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی کوئی حد نہیں اس لئے ہدایت کے اگلے مرحلوں کی تلاش بھی ایک مومن کے لئے ضروری ہے۔ ایک جگہ پر پہنچ کر پھر اگلے مرحلے کو تلاش کرنا چاہئے اور اُس کی تلاش کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا سکھائی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحۃ:6)۔

فرمایا کہ: توحید بھی اس دعا کے ذریعہ مکمل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے، اُس کے بتائے ہوئے ہدایت کے راستوں پر چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس ہی جایا جاتا ہے۔ اُسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ وہی ہے جو ہمیں ہدایت یافتوں میں رکھ سکتا ہے نہ کہ کوئی غیر۔ پس یہ دعا ہر مرتبے کے انسان کے لئے ضروری ہے۔ ہر اُس شخص کے لئے ضروری ہے جو خدا کی بتائی ہوئی ہدایت کی تلاش میں ہے اور اُس کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’ حقیقی مومن وہی ہے جو مستقل مزاجی سے اور ایک درد کے ساتھ اس دعا کو کرنے والا ہے‘‘۔

پس جب یہ دعا ہر مرتبہ کے لوگوں کے لئے ضروری ہے تو اس کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ اس اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ:

”ساتویں صداقت جو سورۂ فاتحہ میں درج ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحة:6) ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم کو وہ راستہ دکھلا اور اس راہ پر ہم کو ثابت اور قائم کر کہ جو سیدھا ہے جس میں کسی نوع کی کجی نہیں۔ اس صداقت کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کی حقیقی دعا یہی ہے کہ وہ خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ طلب کرے کیونکہ ہر یک مطلوب کے حاصل کرنے کے لئے طبعی قاعدہ یہ ہے کہ ان وسائل کو حاصل کیا جائے جن کے ذریعہ سے وہ مطلب ملتا ہے اور خدا نے ہر یک امر کی تحصیل کے لئے یہی قانون قدرت ٹھہرا رکھا ہے کہ جو اس کے حصول کے وسائل ہیں وہ حاصل کئے جائیں اور جن راہوں پر چلنے سے وہ مطلب مل سکتا ہے وہ راہیں اختیار کی جائیں اور جب انسان صراط مستقیم پر ٹھیک ٹھیک قدم مارے اور جو حصول مطلب کی راہیں ہیں ان پر چلنا اختیار کرے تو پھر مطلب خود بخود حاصل ہو جاتا ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ان راہوں کے چھوڑ دینے سے جو کسی مطلب کے حصول کے لئے بطور وسائل کے ہیں یونہی مطلب حاصل ہو جائے بلکہ قدیم سے یہی قانون قدرت بندھا ہوا چلا آتا ہے کہ ہر یک مقصد کے حصول کے لئے ایک مقرری طریقہ ہے جب تک انسان اس طریقۂ مقررہ پر قدم نہیں مارتا تب تک وہ امر اس کو حاصل نہیں ہوتا۔ پس وہ شے جس کو محنت اور کوشش اور دعا اور تضرع سے حاصل کرنا چاہئے صراط مستقیم ہے۔ جو شخص صراط مستقیم کی طلب میں کوشش نہیں کرتا اور نہ اس کی کچھ پرواہ رکھتا ہے وہ خدا کے نزدیک ایک کج رو آدمی ہے اور اگر وہ خدا سے بہشت اور عالم ثانی کی راحتوں کا طالب ہو تو حکمت الٰہی اسے یہی جواب دیتی ہے کہ اے نادان اوّل صراط مستقیم کو طلب کر۔ پھر یہ سب کچھ تجھے آسانی سے مل جائے گا۔ سو سب دعاؤں سے مقدم دعا جس کی طالب حق کو اشد ضرورت ہے طلب صراط مستقیم ہے“۔ (براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد اول حاشیہ نمبر 11 صفحہ 532 تا 537) (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 234-235)

پھر صراطِ مستقیم کی روح اور حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے اور یہ کہ ایک مومن کو صراطِ مستقیم کے کن معیاروں کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”صراطِ مستقیم کی حقیقت جو دینِ قویم کے مدِ نظر ہے وہ یہ ہے کہ جب بندہ اپنے فضل و احسان والے خدا سے محبت کرنے لگے، اُس کی رضا پر راضی رہے۔ اپنی روح اور دل اُس کے سپرد کر دے اور اپنے آپ کو اُس خدا کو سونپ دے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اُس کے علاوہ کسی اور سے دعا نہ کرے۔ اسی سے خاص محبت رکھے۔ اُسی سے مناجات کرے اور اُسی سے رحمت و شفقت مانگے۔ اپنی بے ہوشی سے ہوش میں آ جائے۔ اپنی چال سیدھی کرے اور خدائے رحمان سے ڈرے۔ محبت الٰہی اُس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے اور اُس کے یقین اور ایمان کو پختہ کرے۔ تب بندہ اپنے پورے دل، اپنی خواہشات، اپنی عقل، اپنے اعضاء اور اپنی زمین اور کھیتی باڑی سب کے ساتھ کلی طور پر اپنے ربّ کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اس کے سوا سب سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اُس کی نگاہ میں اپنے ربّ کے سوا اور کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا۔ وہ اپنے محبوب ہی کی پیروی کرتا ہے“۔

(ترجمہ عربی عبارت کرامات الصادقین۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 238-239)

پس اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا جو ایک حقیقی مومن کو کرنی چاہئے اُس سے دنیا بھی ملتی ہے اور دین بھی مل جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ اپنی بیہوشیوں سے نکلنا پڑے گا۔ دین سے جو غفلت ہے یہ بیہوشی کی حالت ہے اس سے نکلو اور اس کی تلاش کرو۔ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ جب یہ چیز ہو گی تو پھر تمہاری دنیا بھی دین بن جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام ہو رہا ہو گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اسلامی ہدایت پر قائم رہنے کے لئے تین چیزیں ہیں جن کا ایک مسلمان کو خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ہدایت مشکل ہے۔ یہی تین باتیں ہیں جو اس بات کی طرف رہنمائی کرتی ہیں کہ کونسی ہدایت ہے جو ایک مومن کو طلب کرنی چاہئے۔ اور اُس کو اپنانا چاہئے۔ فرمایا سب سے پہلی چیز ”قرآنِ شریف جو کتاب اللہ ہے، جس سے بڑھ کر ہمارے پاس کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں وہ خدا کا کلام ہے۔ وہ شک اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔ دوسری سنّت (ہے)...... اور سنّت سے مراد ہماری صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتدا سے قرآنِ شریف کے ساتھ ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی۔ یا بہ تبدیلی الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآنِ شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کے لئے لاتے ہیں تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں۔“ (اُن کے عمل جو ہیں خدا تعالیٰ کے حکموں کی تفسیر ہوتی ہے)۔ ”تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے“ (واضح ہو جائے ہر چیز) ”اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں (اور تیسری چیز) ”تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں کہ جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعوں سے جمع کئے گئے“۔ (ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی صفحہ 3-4۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 241-242)۔ (حدیثیں جو ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ڈیڑھ سو سال بعد، مختلف راویوں کے ذریعے سے جمع کی گئی تھیں اُس کی تیسری حیثیت ہے)۔ پس ان میں سے وہ جو قرآن اور سنت سے نہیں ٹکراتیں وہی صحیح احادیث ہیں اور ایک مومن کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اہلِ حدیث کی طرح ہم سنت اور حدیث کو ایک چیز نہیں سمجھتے۔ تو بہرحال یہ ایک تفصیلی لائحہ عمل ہے جو ایک مومن کی ہدایت کے لئے موجود ہے۔ جب بھی ہدایت کی دعا ایک مومن مانگے تو اُن چیزوں کو سامنے رکھے اور اُن کی تلاش میں رہے اور یہی پھر حقیقی ہدایت کی طرف رہنمائی کرے گی اور بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق بھی پختہ ہو گا۔

بعض لوگ پیروں فقیروں کے چکر میں پڑ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ مجھے شکایتیں ملتی ہیں کہ غیروں کے زیرِ اثر بعض احمدی بھی پیروں سے، دوسروں سے، دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اور اپنی دعاؤں کی طرف کم توجہ ہوتی ہے یا جادو ٹونے پر یقین ہوتا ہے اس لئے اُس کو تڑوانے کے لئے دوسروں کے پاس جاتے ہیں اور بعض دفعہ غیروں کے پاس بھی چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں میں جہالت اس حد تک ہے اور اپنے عملوں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ یہ چیز انتہائی غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ شکر ہے کہ چند ایک کے علاوہ شاید احمدیوں میں ایسے لوگ نہ ہوں ورنہ غیروں میں تو شرک کی انتہا ہوئی ہوئی ہے اور پھر یہ لوگ اپنے آپ کو مومن اور مسلمان بھی سمجھتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

”قرآنِ شریف میں اس کا نام استقامت رکھا ہے“۔ (یعنی اسلام کا نام استقامت رکھا ہے) ”جیسا کہ وہ یہ دعا سکھلاتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ یعنی ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر“۔ (استقامت وہ رستہ جس پر مستقل مزاجی سے انسان چلے اور ہدایت یافتہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس لئے اسلام کا نام اس حوالے سے قرآنِ کریم میں استقامت ہے)۔ اس کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”یعنی ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر ان لوگوں کی راہ جنہوں نے تجھ سے انعام پایا اور جن پر آسمانی دروازے کھلے“۔ فرماتے ہیں کہ ”واضح رہے کہ ہر ایک چیز کی وضع استقامت اس کی علت غائی پر نظر کر کے سمجھی جاتی ہے“۔ (اس کی وجہ، اصل وجہ جو ہے اُس پر غور کر کے سمجھی جاتی ہے)۔ ”اور انسان کے وجود کی علّت غائی یہ ہے“۔ (انسان کے وجود کا مقصد کیا ہے؟) کہ ”نوع انسان خدا کے لئے پیدا کی گئی ہے“۔ (انسان جو ہے وہ خدا تعالیٰ کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اُس کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے)۔ ”پس انسانی وضع استقامت یہ ہے کہ جیسا کہ وہ اطاعت ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے ایسا ہی وہ درحقیقت خدا کے لئے ہو جائے۔ اور جب وہ اپنے تمام قویٰ سے خدا کے لئے ہو جائے گا تو بلاشبہ اس پر انعام نازل ہو گا جس کو دوسرے لفظوں میں پاک زندگی کہہ سکتے ہیں۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب آفتاب کی طرف کی کھڑکی کھولی جائے تو آفتاب کی شعاعیں ضرور کھڑکی کے اندر آ جاتی ہیں۔ ایسا ہی جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف بالکل سیدھا ہو جائے اور اس میں اور خدا تعالیٰ میں کچھ حجاب نہ رہے تب فی الفور ایک نورانی شعلہ اس پر نازل ہوتا ہے اور اس کو منور کر دیتا ہے اور اس کی تمام اندرونی غلاظت دھو دیتا ہے۔ تب وہ ایک نیا انسان ہو جاتا ہے اور ایک بھاری تبدیلی اسکے اندر پیدا ہوتی ہے۔ تب کہا جاتا ہے کہ اس شخص کو پاک زندگی حاصل ہوئی۔ اس پاک زندگی کے پانے کا مقام یہی دنیا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل:73)۔ یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا رہا اور خدا کے دیکھنے کا اُس کو نور نہ ملا وہ اس جہان میں بھی اندھا ہی ہو گا“۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 344-345)

پھر آپ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحة:6) کی دعا کی قبولیت کے لئے کن پہلوؤں کو مدِ نظر رکھنا چاہئے، فرماتے ہیں کہ:

”اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کا لحاظ رکھیں۔ کیونکہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کو اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پر مقدم رکھا ہے۔ پس پہلے عملی طور پر شکر کرنا چاہئے اور یہی مطلب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں رکھا ہے“۔ عملی شکر جو ہے اُس کی تفسیر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہے یا اُس میں اس کی وضاحت آئی ہے۔ ”یعنی دعا سے پہلے اسبابِ ظاہری کی نگہداشت ضروری طور پر کی جاوے اور پھر دعا کی طرف رجوع ہو۔ اولاً عقائد، اخلاق اور عادات کی اصلاح ہو پھر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ“۔ (پہلے اپنے عقیدے درست کرو۔ بدعات اور غلط قسم کی جو چیزیں رواج پا گئی ہیں اُن کو چھوڑو۔ اُس عقیدے پر قائم ہو جو حقیقی اسلامی عقیدہ ہے پھر اپنے اخلاق بہتر کرو۔ اپنے عمل صحیح کرو۔ اُن کی اصلاح ہو جائے تو پھر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا ہو۔ تب ہی اللہ تعالیٰ پھر اس کو قبول فرماتا ہے۔ فرمایا ”اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا تعلیم کرنے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انسان تین پہلو ضرور مدِ نظر رکھے۔ اول اخلاقی حالت۔ دوئم حالتِ عقائد۔ سوئم اعمال کی حالت۔ مجموعی طور پر یوں کہو کہ انسان خداداد قوتوں کے ذریعہ سے اپنے حال کی اصلاح کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مانگے“۔ (اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو طاقتیں دی ہیں، عقل ہے، شعور ہے، اُس کے ذریعے سے اپنی اصلاح کی کوشش کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مانگے کہ جو مجھ میں تھا اُس کو تو استعمال کر رہا ہوں اب تُو مجھے ہدایت کی طرف لے کر آ، کیونکہ تیری مدد کے بغیر ہدایت نہیں مل سکتی)۔ ”یہ مطلب نہیں کہ اصلاح کی صورت میں دعا نہ کرے“۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 148۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 266-267)۔ (اُس وقت بھی مانگتا رہے جب خود اپنے طور پر بھی کوشش کر رہا ہے تب بھی دعا ضروری ہے)۔ فرمایا کہ ”اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں دعا انسان کی زبان، قلب اور فعل سے ہوتی ہے“۔ (یعنی زبان سے بھی

اُس کا اظہار ہورہا ہو، دل سے بھی اُس کا اظہار ہورہا ہو اور انسان کے ہر عمل سے اُس کا اظہار ہورہا ہو تبھی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا حقیقی دعا بنے گی)۔

''اور جب انسان خدا سے نیک ہونے کی دعا کرے تو اُسے شرم آتی ہے مگر یہی ایک دعا ہے جو ان مشکلات کو دور کرتی ہے''۔ (جب انسان زبان سے اقرار کرے گا۔ دل بھی اُس کا اس طرف مائل ہوگا۔ کوشش بھی ہوگی تو ظاہر ہے پھر اس طرف توجہ بھی پیدا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ سے اب مَیں مانگ رہا ہوں، تو اس شرم کے ساتھ کہ دوہرا عمل ہو جائے گا انسان ایک طرف دعا کے ساتھ کوشش کر رہا ہوگا اور جب دعا کر رہا ہوگا تو پھر دوبارہ ان چیزوں میں اپنی زبان کی درستی میں، اپنے دل کی درستی میں، اپنے عملوں کی درستگی میں کوشش کر رہا ہوگا اور اسے شرم آ رہی ہوگی کہ میں بغیر ان کی درستگی کے کس طرح اللہ تعالیٰ سے مانگوں کہ مجھے سیدھے رستے پر چلا)۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا دین اور دنیا کی ساری حاجتوں پر حاوی ہے۔ کیونکہ کسی امر میں جب تک صراطِ مستقیم نہ ملے کچھ نہیں بنتا''۔ یہ دعا صرف روحانی طور کے لئے ضروری نہیں ہے بلکہ دنیا کی حاجتوں کے لئے بھی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا ضروری ہے۔ فرمایا کہ ''طبیب کو، زراعت کرنے والے کو، غرض ہر انسان کو ہر کام میں صراطِ مستقیم کی ضرورت ہے''۔ (کوئی زمیندار ہے، ڈاکٹر ہے یا کسی بھی پیشے کا کرنے والا ہے، اُس کو اپنے کام میں صراطِ مستقیم کی ضرورت ہے۔ اگر نہیں ہوگی تو اُس کے کام میں خرابی پیدا ہوگی)۔ فرماتے ہیں کہ ''بہترین دعا فاتحہ ہے کیونکہ وہ جامع دعا ہے۔ جب زمیندار کو زمینداری کا ڈھب آ جاوے گا تو وہ زمینداری کے صراطِ مستقیم پر پہنچ جاوے گا''۔ (اگر ایک زمیندار ہے اُس کو جب زمینداری کرنے کا صحیح طریق آئے گا تو تبھی وہ زمینداری کے صراطِ مستقیم پر پہنچے گا۔ ایک ڈاکٹر ہے جب وہ پورا تو ایفائی کر لیتا ہے، پڑھائی مکمل کر لیتا ہے، پھر مختلف جگہوں پر جو اُس کے ہاؤس جاب ہوتے ہیں وہ مکمل کرتا ہے۔ پھر بعض تجربہ کار ڈاکٹروں کے ساتھ کام کرتا ہے تو تبھی اُس کو صراطِ مستقیم کے جو مختلف مدارج ہیں حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے پیشے کے لوگ ہیں)۔ فرمایا کہ ''زمینداری کے صراطِ مستقیم پر پہنچ جاوے گا اور کامیاب ہو جاوے گا۔ اسی طرح تم خدا کے ملنے کی صراطِ مستقیم تلاش کرو''۔ (خدا کے ملنے کی بھی صراطِ مستقیم تلاش کرو۔ اس کے لئے بھی پہلے کوشش کرو اور پھر دعا کرو)۔ ''اور دعا کرو کہ یا الٰہی! مَیں ایک تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں، میری رہنمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے''۔ اصل نیکی یہی ہے کہ بہت دعا کرو۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا نہ تو کسی پریشانی کے دُور کرنے کے لئے کسی جادو ٹونے کو زائل کرنے والے کی ضرورت ہے نہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے کہیں پیروں فقیروں کی قبروں پر جانے کی ضرورت ہے۔ خالص ہو کر اپنی حالتوں کی درستی کرتے ہوئے اگر بندہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکے تو وہی ہے جو انسان کی تمام حاجتیں پوری کرنے والا ہے)۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''نماز کا جو مومن کی معراج ہے مقصود یہی ہے، اس میں دعا کی جاوے اور اسی لئے اُمّ الادعیہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ دعا مانگی جاتی ہے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ نماز میں خالص ہو کر یہ دعا مانگو اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ جو ہے وہ دعاؤں کی ماں ہے۔ نماز معراج ہے دعاؤں کی اور اس میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا دعاؤں کی ماں ہے۔ اور یہ مانگو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے دروازے کھولتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراطِ مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے''۔ (یہ مقصد اور غرض ہے جو ہر انسان کو، ہر مومن کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے)۔ ''جس کو اس سورۃ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحۃ:6-7)۔ یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا۔ اُن لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر وقت ہر نماز اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس قدر اس کا تکرار ہی اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے''۔

فرمایا: ''ہماری جماعت یاد رکھے کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے اور صرف زبان سے طوطے کی طرح ان الفاظ کا رَٹ دینا اصل مقصود نہیں ہے بلکہ یہ انسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطا نہ کرنے والا نسخہ ہے جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہئے اور تعویذ کی طرح مدّنظر رہے۔ اس آیت میں چار قسم کے کمالات کے حاصل کرنے کی التجا ہے۔ اگر یہ ان چار قسم کے کمالات کو حاصل کرے گا تو گویا دعا مانگنے اور خلقِ انسانی کے حق کو ادا کرے گا۔ اور ان استعدادوں اور قویٰ کے بھی کام میں لانے کا حق ادا ہو جائے گا جو اس کو دی گئی ہیں''۔ (صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحۃ:6) میں جو چار معیار ہیں، وہ معیار یہ ہیں: نبی ہے، صدیق ہے، شہید ہے اور صالح)۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ ''مَیں یہ بھی تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے تراشے ہوئے وظائف اور اوراد کے ذریعہ سے ان کمالات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا وہ محض فضول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر منعم علیہ کی راہ کا سچا تجربہ کار اور کون ہو سکتا ہے۔ جن پر نبوت کے بھی سارے کمالات ختم ہو گئے۔ آپ نے جو راہ اختیار کیا ہے وہ بہت ہی صحیح اور اقرب ہے۔ اس راہ کو چھوڑ کر اَور ایجاد کرنا خواہ وہ بظاہر کتنا ہی خوش کرنے والا معلوم ہوتا ہو میری رائے میں ہلاکت ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے...... غرض مُنْعَم عَلَيْهِمْ لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے، اُن کو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کے قائم کرنے سے یہی چاہا ہے کہ وہ ایسی جماعت تیار کرے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی تا کہ اس آخری زمانہ میں یہ جماعت قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت پر بطور گواہ ٹھہرے''۔ (الحکم 31/ مارچ 1905ء صفحہ 5-6۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 287-288)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''یقیناً جانو کہ اللہ تعالیٰ اُس وقت تک راضی نہیں ہوگا اور نہ کوئی شخص اُس تک پہنچ سکتا ہے جب تک صراطِ مستقیم پر نہ چلے۔ وہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کو شناخت کرے اور اُن راہوں اور ہدایتوں پر عمل درآمد کرے جو اُس کی مرضی اور منشاء کے موافق ہیں''۔ فرمایا کہ ''جب یہ ضروری ہے تو انسان کو چاہئے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے''۔

پھر اس دعا کی وسعت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''دعا کے بارہ میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں یہ دعا سکھلائی ہے۔ یعنی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ اس میں تین لحاظ رکھنے چاہئیں۔ (1) ایک یہ کہ تمام بنی نوع کو اس میں شریک رکھے''۔ (جب یہ دعا کر رہے ہو تو کُل انسانیت کو اس میں شریک کرو کہ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صراطِ مستقیم پر چلائے اور ہدایت دے اور اُن کو بھی انعامات میں شامل کرے)۔ (پھر دوسرے نمبر پر) ''(2) تمام مسلمانوں کو بھی شامل کرو''۔ (پھر) ''(3) تیسرے اُن حاضرین کو جو جماعت نماز میں داخل ہیں''۔ (جو مسجد میں تمہارے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں اُن کو بھی اپنے ساتھ اس دعا میں شامل کرو)۔ فرمایا ''پس اس طرح کی نیت سے کُل نوعِ انسان اس میں داخل ہوں گے اور یہی منشاء خدا تعالیٰ کا ہے کیونکہ اس سے پہلے اسی سورت میں اس نے اپنا نام ربّ العالمین رکھا ہے جو عام ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے جس میں حیوانات بھی داخل ہیں۔ پھر اپنا نام رحمان رکھا ہے اور یہ نام نوعِ انسان کی ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ یہ رحمت انسانوں سے خاص ہے اور پھر اپنا نام رحیم رکھا ہے اور یہ نام مؤمنوں کی ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ رحیم کا لفظ مؤمنوں سے خاص ہے۔ اور پھر اپنا نام مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ رکھا ہے۔ اور یہ نام جماعت موجودہ کی ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ يَوْمِ الدِّيْنِ وہ دن ہے جس میں خدا تعالیٰ کے سامنے جماعتیں حاضر ہوں گی۔ سو اسی تفصیل کے لحاظ سے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا ہے۔ پس اس قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دعا میں تمام نوعِ انسانی کی ہمدردی داخل ہے اور اسلام کا اصول یہی ہے کہ سب کا خیر خواہ ہو''۔ (الحکم 29/ اکتوبر 1898ء۔ صفحہ 4۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 290-291)۔ فرمایا ''آیت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں اشارہ ہے اور اس امر پر ترغیب دلائی گئی ہے کہ صحیح معرفت کے لئے دعا کی جاوے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ اپنی صفات کی ماہیت تمہیں دکھائے اور تمہیں شکر گزار بندوں میں سے بناوے کیونکہ پہلی قومیں اللہ تعالیٰ کی صفات، اُس کے انعامات اور اُس کی خوشنودی کی معرفت سے اندھا ہونے کے بعد ہی گمراہ ہوئی ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے دن ایسے اعمال میں ضائع کر دیئے جن اعمال نے انہیں گناہوں میں اور بھی آگے بڑھا دیا۔ پس اُن پر خدا کا غضب نازل ہوا اور اُن پر خواری مسلط کر دی گئی اور وہ ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ سیاقِ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اُنہی لوگوں کا رُخ کرتا ہے جن پر اُس غضب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انعام کئے ہوں''۔ (یہ بڑی غور کرنے والی چیز ہے۔ فرمایا غضب اُنہی پر ہوتا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کئے ہوں۔ پس اگر انسان سمجھے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے اتنے انعامات ہیں تو اُس کو بہت زیادہ ڈرتے رہنا چاہئے)۔ فرمایا: ''پس اس آیت میں مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن نعمتوں اور برکتوں کے بارہ میں جو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر انہیں پر نازل فرمائی تھیں اُس (کے احکام) کی نافرمانی کی۔ اپنی خواہشات کی پیروی کی اور انعام کرنے والے خدا اور اُس کے حق کو بھول گئے اور منکروں میں شامل ہو گئے۔ اسی طرح ضَآلِّيْن سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے صحیح رستہ پر چلنے کا ارادہ تو کیا لیکن صحیح علوم، روشن اور حقیقی معارف اور محفوظ رکھنے والی اور توفیق بخشنے والی دعائیں اُن کے شاملِ حال نہ ہوئیں بلکہ اُن پر توہمات غالب آ گئے اور وہ اُن کی طرف جھک گئے''۔ (جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ آجکل بعض مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے)۔ فرمایا کہ ''(اپنے صحیح) راستوں سے بھٹک گئے اور سچے مشرب کو بھول گئے۔ پس وہ گمراہ ہو گئے اور انہوں نے اپنے افکار کو واضح اور کھلی سچائی کی چراگاہوں میں نہیں چھوڑا اور اُن کے افکار، اُن کی عقلوں اور نظروں پر تعجب ہے کہ اُنہوں نے خدا تعالیٰ اور اُس کی مخلوق کے بارہ میں جو کچھ جائز قرار دے دیا جس کو فطرتِ صحیحہ اور قلبی انوار ہرگز قبول نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ شریعتیں (دراصل) طبائع کی (بطور علاج) خدمت کرتی ہیں اور طبیب طبیعت کا معاون ہوتا ہے نہ اُس کا مخالف۔ پس افسوس ہے کہ یہ لوگ صادقوں کی راہ سے کتنے غافل ہیں''۔

(ترجمہ عربی عبارت کرامات الصادقین۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 323 تا 325)

یہ بھی کرامات الصادقین کا عربی ترجمہ ہے۔ پس یہ لوگ جو اس زمانہ کے امام کو نہیں مان رہے، حضرت مسیح موعودؑ کو نہیں مان رہے وہ بھی بھٹکے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خالص ہو کر اپنے حضور دعا کرنے والا بنائے۔ اُن لوگوں میں سے کبھی نہ بنائے جو ہدایت کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بنتے ہیں۔ گمراہ ہو کر اپنی دنیا و عاقبت برباد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی صحیح معرفت عطا فرمائے اور ہمیشہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پر چلتا رکھے۔ اس رمضان کو ہمارے لئے اپنے جاری فضلوں اور ہدایت میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنائے۔ ہمیشہ ہم اُس کے آگے جھکنے والے رہیں۔

☆☆☆

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شر پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں۔

اگر ہمیں فکر ہونی چاہئے تو دشمنوں کے مکروں کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے تقویٰ کی کہ یہ نہ کہیں ہمارے ہاتھ سے نکل جائے، اس میں ہماری کمی نہ پیدا ہو جائے۔ اگر ہمارا پختہ تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوگا تو ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچیں گی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دشمن سے خدا خود سمجھ لے گا اور سمجھ رہا ہے۔

دنیا والے چاہے وہ حکومتیں ہوں یا تنظیمیں الٰہی جماعتوں کو تباہ نہیں کر سکتیں۔ بڑے بڑے فرعون آئے، ہامان آئے اور اس دنیا سے ناکام و نامراد گزر گئے۔ بڑے بڑے حاسد آئے اور اپنی حسد کی آگ میں آپ ہی جل کر بھسم ہو جاتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے شریر اُٹھتے ہیں لیکن خود اپنے شروں کا نشانہ بنتے ہیں۔

یہ ایک شان ہے احمدی کی جسے قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے کہ احمدی جھوٹ نہیں بولتا۔

ایسے بہت سے واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ باوجود مخالفتوں اور راہِ راست سے گمراہ کرنے کی کوششوں کے جو مولوی اور دوسرے لوگ کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کس طرح نیک فطرت لوگوں کی مختلف طریقوں سے رہنمائی فرماتا رہتا ہے اور فرما رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سُن کر یا تصویر دیکھ کر ایک کشش کی کیفیت اُن میں پیدا ہو جاتی ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے نو احمدیوں کے قبول حق اور اخلاص و وفا اور استقامت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

(مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، لجنہ اماء اللہ جرمنی اور مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے اجتماعات کی مناسبت سے خطبہ جمعہ میں نو مبائعین کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ اور احباب کو اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 ستمبر 2011ء بمطابق 16 تبوک 1390 ہجری شمسی بمقام بادکروئزناخ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہاں خدام الاحمدیہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اور برطانیہ میں بھی خدام الاحمدیہ برطانیہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اسی طرح بعض اور ملک بھی ہیں جہاں آج جلسے اور اجتماعات ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اجتماعات کو اپنے خاص فضل سے کامیاب فرمائے۔ ہر شامل ہونے والا بے انتہا فیض اُٹھانے والا ہو، اس اجتماع کے مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام شامل ہونے والوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ حاسدین اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شر پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ حاسدین اور شر پھیلانے والوں کا بڑھنا ہی اس بات کی علامت اور دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس یہ مخالفین اور دشمن کی منصوبہ بندیاں جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا معیار ہیں اور اس سے ایک مومن کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی پریشانی کی بات کسی مومن کے لئے ہے یا ہو سکتی ہے تو وہ یہ کہ اُس کے جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص میں کہیں کمی نہ ہو جائے۔ اُس کے تقویٰ پر چلنے کے معیار گرنے نہ شروع ہو جائیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر نیکی اور تقویٰ میں ایک جگہ ٹھہر بھی گئے ہو تو یہ بھی تمہارے لئے بڑی خطرناک بات ہے، سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس کے بعد پھر نیچے گراوٹ شروع ہو جاتی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ نمبر 455۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ہمارے مردوں کو، ہماری عورتوں کو، ہمارے بچوں کو، ہمارے بڑوں کو، ہمارے نوجوانوں کو، ہمارے بوڑھوں کو اپنے اُس دشمن کی فکر کرنی چاہئے جو انہیں تقویٰ میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے، اُنہیں نیکیوں میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگ ان کی مخالفتوں سے غرض نہ رکھو۔ تقویٰ طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور ان لوگوں سے وہ خود سمجھ لیوے گا۔ وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129)''۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے اور جو نیکیاں کرنے والے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 112۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اگر نیکیوں اور تقویٰ میں ہمارے قدم آگے بڑھ رہے ہیں تو دشمن ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ گزشتہ تقریباً سوا صدی سے ہم یہی دیکھ رہے ہیں۔ ہر ایک یہی مشاہدہ کر رہا ہے، یہی ہم نے دیکھا ہے کہ دشمن نے ہمارے چند پیاروں کی زندگی تو گو ختم کر دی اور ہمارے مالوں کو تو بے شک لوٹا ہے، اس کے بدلے میں اس دنیا سے جو جانیں رخصت ہوئیں اُن کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دائمی زندگی مل گئی۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہو گئیں جو دائمی زندگی پانے والے لوگ تھے اور انفرادی طور پر بھی مال کی کمی بھی اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی۔ آپ میں سے بہت سارے یہاں بیٹھے ہیں جو اس چیز کے گواہ ہیں اور جماعتی طور پر بھی اس قربانی کے بدلے اللہ تعالیٰ نے جن انعامات سے نوازا ہے اس کا تو کوئی حساب اور شمار ہی نہیں ہے۔ پس اگر ہمیں فکر ہونی چاہئے تو دشمنوں کے مکروں کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے تقویٰ کی کہ یہ نہ کہیں ہمارے ہاتھ سے نکل جائے، اس میں ہماری طرف سے کمی نہ پیدا ہو جائے۔ اگر ہمارا پختہ تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوگا تو ہماری دعائیں

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچیں گی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا دشمن سے خدا خود سمجھ لے گا اور سمجھ رہا ہے۔ مخالفین کے اتنے شور شرابے کے باوجود، صرف مقامی طور پر ملکوں کے اندر یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ اخباروں اور ٹی وی چینلز کے ذریعے سے تمام دنیا میں احمدیت کی مخالفت کی جاتی ہے لیکن مخالفت جماعت کے تعارف کا باعث بنتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں بھی نہیں پتہ چلتا کہ کس طرح ہمارا پیغام پہنچ رہا ہے۔ ایک مجلس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ:

''کثرت کے ساتھ لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ بظاہر اس کے وجوہ اور اسباب کا ہمیں علم نہیں۔ ہماری طرف سے کون سے واعظ مقرر ہیں جو لوگوں کو جا کر اس طرف بلاتے ہیں یہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشش لگی ہوئی ہوتی ہے جس کے ساتھ لوگ کھچے چلے آتے ہیں''۔ فرمایا ''جہاں تک اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو پہنچانا چاہتا ہے اُس حد تک اس نے کشش رکھ دی ہے''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 318 مطبوعہ ربوہ)

پس ایک تو لوگوں کا رُخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا دعویٰ اور آپ کی کتب پڑھ کر آپ علیہ السلام کی طرف ہوا، کچھ آپؑ کے پیغام کو سن کر جو آپ کے واعظین و مبلغین نے پھیلایا اُس کو سُن کر لوگوں کی توجہ پیدا ہوئی، کچھ لوگوں کو اُن کی تڑپ دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے راہِ ہدایت دکھائی اور دکھاتا ہے اور دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ پس ایسے ہی لوگ ہیں جو کسی کوشش کے ذریعے سے نہیں بلکہ کہیں سے پیغام سن لیا یا اللہ تعالیٰ نے جن کی رہنمائی فرمائی۔ یا جو بھی سعید فطرت ہدایت کی دعا کرتے ہیں ان ہی لوگوں کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا فرماتا ہے اور ایک مقناطیسی کشش کی طرح وہ آپ کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ اُس زمانے میں بھی کھچے چلے آ رہے تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا وجود اس دنیا میں تھا اور آج بھی کھچے چلے آ رہے ہیں جبکہ آپ کا پیغام دنیا میں کسی بھی شکل میں پہنچتا ہے۔ اور یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے کہ یہ کشش اللہ تعالیٰ نے آج بھی رکھی ہوئی ہے۔ آج بھی خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرماتا ہے کہ لوگوں کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف ہو رہی ہے۔ ہم پر باوجود مخالفتوں کے اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جا رہے ہیں جس کا اظہار اللہ تعالیٰ فرماتا رہتا ہے۔ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مخالفین کی مخالفتوں اور اللہ تعالیٰ کا کیا منشاء ہے؟ کے بارے میں ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے:

''......اِنَّ فِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَجُنُوْدَھُمَا کَانُوْا خَاطِئِیْنَ......''۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خود ہی اس الہام کی وضاحت فرماتے ہیں کہ ''آخر کو ظاہر کروں گا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور اُن کے ساتھ کے لوگ جو اُن کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے''۔ (تذکرہ صفحہ 451-452 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مجلس میں فرمایا کہ یہ الہام مجھے رات کو ہوا۔ فرمایا کہ:

''فرعون اور اُس کے ساتھی تو یہ یقین کرتے تھے کہ بنی اسرائیل ایک تباہ ہو جانے والی قوم ہے اور اس کو ہم جلد فنا کر دیں گے۔ پر خدا نے فرمایا کہ وہ ایسا خیال کرنے میں خطا کار تھے۔ ایسے ہی اس جماعت کے متعلق مخالفین و معاندین کہتے ہیں کہ یہ جماعت تباہ ہو جائے گی، مگر خدا تعالیٰ کا منشا کچھ اور ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 261۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس دنیا والے چاہے وہ حکومتیں ہوں یا تنظیمیں، الٰہی جماعتوں کو تباہ نہیں کر سکتیں۔ بڑے بڑے فرعون آئے، ہامان آئے اور اس دنیا سے ناکام و نامراد گزر گئے۔ بڑے بڑے حاسد آئے اور اپنی حسد کی آگ میں آپ ہی جل کر بھسم ہو جاتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے شریر اُٹھتے ہیں لیکن خود اپنے شروں کا نشانہ بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہو رہا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے رُخ پھیرتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی ذکر فرمایا کہ ہمیں پتہ نہیں لگتا بعض جگہ کس طرح پیغام پہنچتا ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی آج بھی ہمیں مثالیں نظر آتی ہیں اور کثرت سے نظر آتی ہیں۔ ان واقعات میں سے جو آجکل ہو رہے ہیں چند واقعات مَیں نے مثال کے طور پر لئے ہیں وہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ہمارے ایک فلسطین کے عَوض احمد صاحب ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ بچپن کی ایک خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی کہ تم امام مہدی کے سپاہی بنو گے۔ تب سے امام مہدی کی تلاش میں تھا، ایک روز اچانک ایک عیسائی چینل دیکھا جس پر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی کر رہے تھے، تب فوراً عربی چینلز گھمانا شروع کئے کہ شاید کوئی اس کا جواب دے لیکن وہاں تو جادو، طلاق اور منافعوں کی باتیں ہو رہی تھیں بجائے اس کے کہ انہیں جواب دیتے۔ کچھ عرصے کے بعد خوش قسمتی سے ایم۔ٹی۔اے مل گیا۔ مجھے احساس ہوا کہ یہ سچے لوگ ہیں۔ پھر مستقل طور پر اُسے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس چینل نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ اب شرح صدر حاصل ہونے کے بعد بیعت کرنا چاہتا ہوں براہ کرم قبول فرمائیں۔

پھر عرب ملک کے ایک ہمارے دوست احمد ابراہیم صاحب ہیں کہتے ہیں کہ اچانک ایم۔ٹی۔اے دیکھنے کا موقع ملا۔ پہلے کچھ تردد تھا پھر آہستہ آہستہ شرح صدر حاصل ہوتا گیا۔ استخارہ کرنے پر جواب ملا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔ گھر والوں کی طرف سے مخالفت اور مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ وہ مولویوں کے زیرِ اثر ہیں۔ مجھے لکھتے ہیں کہ میرے ثباتِ قدم اور فیملی کی ہدایت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن کی نیک تمنائیں اور دعائیں قبول فرمائے۔

پھر ایک محمد عبدالعاطی صاحب ہیں مصر کے، کہتے ہیں دو سال پہلے کی بات ہے کہ ٹی وی چینل گھماتے ہوئے اچانک ایم۔ٹی۔اے دیکھنے کا موقع مل گیا اور پروگرام سُن کر میں حیران رہ گیا اور جماعت کی طرف سے کی جانے والی قرآن و حدیث کی تفسیر پر غور و خوض کرنے پر مجبور ہو گیا۔ دوسری طرف دیگر مولویوں کے پروگرام بھی دیکھتا رہا۔ اس تجزیے کے بعد معلوم ہوا کہ اب تک حقیقت مجھ سے مخفی تھی اور اصل اور صاف ستھرا اسلام وہی ہے جو آپ لوگ پیش کرتے ہیں باقی سب خرافات ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی۔ میں ایک سادہ سا مسلمان ہوں۔ گھر والے سارے میرے احمدی ہونے کے مخالف ہیں اور کوئی بات سننے کو تیار نہیں کیونکہ مولویوں نے ان کا برین واش کر رکھا ہے۔ ان سب کی ہدایت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی نیک خواہشات پوری فرمائے۔

پھر ایک مصر کے حُسنی صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ بیعت کر کے یوں لگا جیسے ہم نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رہ رہے ہیں۔ قبل ازیں کئی مسائل مثلاً وفاتِ مسیح وغیرہ کے بارے میں کچھ سمجھ نہ آتی تھی لیکن جماعت کے پاس گم گشتہ متاع مل گئی۔ تاہم مولویوں نے ہماری شدید مخالفت اور تکفیر شروع کر دی ہے۔ ہمارے پاس وسیع گھر ہے جسے ایک عرصے سے مسجد میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن خدا تعالیٰ کو ایسا منظور نہ تھا۔ اب انشاء اللہ اُسے مسجد بنا کر جماعت کو پیش کریں گے۔ مولوی شدید مخالفت اور احمدیت سے مرتد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی دوران استخارہ کیا تو جواب ملا کہ یہ لوگ امام مہدی کے مکذب ہیں۔

یہ اپنے بارہ میں لکھ رہے ہیں ہم ایم۔ٹی۔اے سنتے ہیں لوگوں سے ملتے ہیں، تبلیغ کرتے ہیں اور اُن کے جواب دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پچھلی حکومت کے دوران مجھے اسیرِ راہِ مولیٰ بن کر تکالیف سہنے کا موقع ملا۔ مولویوں نے میرے خلاف جھوٹی شکایتیں کیں تو حکومتی کارندوں کی طرف سے مجھے کئی قسم کی سخت اذیت دی گئی اور دورانِ تحقیق میں نے اِن کو تبلیغ بھی کی۔ ایک طرف جیل میں اذیتیں دی جا رہی تھیں۔ دوسری طرف یہ تبلیغ کر رہے تھے۔ ایک متعلقہ افسر نے کہا کہ میں آپ کے دلائل سُن کر وفاتِ مسیح کا قائل ہو گیا ہوں۔ اُنہوں نے جہاد کے بارے میں ان کی رائے پوچھی تو مَیں نے بتایا کہ ہم صرف دفاعی جہاد کے قائل ہیں۔ تو دیکھیں مقصد احمدیت سے ہٹانا تھا لیکن خود ان کو قائل ہونا پڑا۔ صرف آپ اپنے دام میں صیاد نہیں آیا بلکہ شکار شکاری کے دام میں آ گیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی لائی ہوئی خوبصورت تعلیم کا لوگوں پر اثر ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے جماعت کے بارے میں اور مصر میں احمدیوں کے بارے میں مختلف سوالات پوچھے۔ نیز یہ کہ تم تبلیغ کیوں کرتے ہو؟ مَیں نے کہا کہ مَیں از خود کسی کو تبلیغ نہیں کرتا لیکن اگر وہ مجھ سے پوچھے تو میں ضرور بتاؤں گا کیونکہ احمدی جھوٹ نہیں بولتے۔ اب یہ ایک خصوصیت ہے جو ایک احمدی کا نشان ہے، دنیا میں ہر جگہ جھوٹ چل رہا ہے۔ پچھلے خطبے میں مَیں نے جھوٹ کے اوپر بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا تھا۔ پس یہ ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے، ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس اپنی ایک عظیم خاصیت کو کبھی کسی احمدی کو چھوڑنا اور بھولنا نہیں چاہئے۔ نئے آنے والے آ کے یہ معیار قائم کرتے ہیں اور اس پر پابندی سے استقامت سے عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولنا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنے دلوں میں جو ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے وہ اُسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب ہر چیز ہر قدم آپ کا صدق کا قدم ہو اور ہر بات آپ کی صدق کی بات ہو۔ پس یہ ایک شان ہے احمدی کی جسے قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے کہ احمدی جھوٹ نہیں بولتا۔ کہتے ہیں، انہوں نے کہا یعنی پولیس والوں نے کہ اگر تم نے تبلیغ جاری رکھی تو ہم تم پر بم بلاسٹ کرنے کا الزام لگا کر تمہیں سزا دیں گے۔ یہاں تک ان کی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کو بھی مولویوں نے کہا کہ تمہارے خاوند نے تجھے دھوکہ دے کر اس جماعت میں داخل کیا ہے لیکن بیوی بھی ایمان میں پختہ تھی۔ اُس نے اپنی ایمان کی پختگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اس سے پہلے احمدی ہوں۔ پس یہ ہے جرأت اور شان جو آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت نے ایمان میں پیدا کی ہے۔

پھر الجزائر کے ایک دوست اُسامہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں دو سال قبل تک جماعت کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔ ایک روز اچانک بیٹے نے ایم۔ٹی۔اے کے بارے میں بتایا لیکن میں نے ہنسی مذاق میں ٹال دیا۔ پھر ایک وقت میں گھریلو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تب انبیاء کی زندگی اور مذہبی امور کے بارے میں غور و خوض کرنے لگا۔ آپ کا چینل دیکھا تو اس میں سارا حق پایا۔ آپ کی تعلیمات اور تفاسیر سے دل مطمئن ہوا۔ تفسیرِ کبیر کا مطالعہ شروع کیا اور تفاسیر سے دل مطمئن ہوا اور پھر تبلیغ شروع کر دی لیکن مخالفت کا سامنا ہوا۔ تب سابق انبیاء کی سیرت پر نظر ڈالی تو اس قسم کی مخالفت وہاں بھی نظر آئی جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ہوتی ہے۔ وغیرہ

وغیرہ۔ لکھتے ہیں کہ براہِ کرم میری بیعت قبول فرمائیں۔ مَیں ہر طرف سے حضور کے حکموں پر عمل کروں گا۔ عجیب اخلاص و وفا میں بڑھنے والے یہ لوگ ہیں۔

پھر مراکش میں اُلطَّیّب صاحب ہیں۔ اپنے واقعات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر عیسائیوں کا 'حیاۃ چینل' نہ ہوتا تو مجھے بیعت کی توفیق نہ ملتی۔ تفصیل اس کی یہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں کافی عرصے سے یہ چینل دیکھتا رہا ہوں اور اُن کی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالیاں سُن کر اور مسلمانوں کو جواب سے عاجز آ کر خاموشی اختیار کرتے دیکھ کر دل ہی دل میں کُڑھتا لیکن کچھ پیش نہ جاتی۔ اچانک ایک دن ہاٹ برڈ ریسیور پر چینل گھمار ہا تھا کہ مجھے ایم۔ٹی۔اے العربیہ مل گیا۔ (یہ آجکل سپین میں مقیم ہیں) حالانکہ میں بالعموم ہاٹ برڈ کے چینل نہیں دیکھتا۔ بہرحال اس پر عصمتِ انبیاء اور بائبل کی تحریف وغیرہ پر عیسائیوں کے ساتھ بحث ہو رہی تھی۔ مَیں سُن کر بہت خوش ہوا کہ مجھے اپنے مطلب کی چیز مل گئی اور گم شدہ متاع ہاتھ آ گئی۔ کچھ عرصہ دیکھنے کے بعد میری تسلی ہوگئی اور میں بیعت کا خط ارسال کر رہا ہوں۔ اب مَیں ان مولویوں کے ہدہد اور نملہ اور جنّوں وغیرہ کے بارے میں مضحکہ خیز تفسیریں سنتا ہوں تو ہنسی آتی ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے انہی کو سُن کر تعریفیں کرتے تھے۔

پھر مراکش کے ایک عبداللہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں چند ماہ سے آپ کے پروگرام دیکھ رہا ہوں اور مجھے آپ کا قرآنِ کریم کے مضامین کا ادراک اور تعمیری اسلامی طرزِ فکر بہت پسند آیا۔ یہ معروف بات ہے کہ روایتی تفاسیر میں بہت سی خرافات موجود ہیں اور غلط تفاسیر جو لوگوں کے دل و دماغ میں راسخ ہوگئی ہیں اور ان میں منطق اور عقل کے خلاف باتیں موجود ہیں مثلاً جنوں کے بارے میں یہ خیال کہ وہ لوگوں کو چمٹ جاتے ہیں اور غیر مرئی، غیر معمولی مخلوق ہے کو میں پہلے ہی رَد کرتا تھا۔ بعض جگہ بعض کمزور احمدیوں کو جن کی تعلیم صحیح نہیں ہے یا علم حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ خاص طور پر عورتوں میں اب بھی اس قسم کی وبا ہے۔ گو چند ایک ہی اَن پڑھ اور جاہل ہیں لیکن مَیں نے سنا ہے یہاں بھی ایسی ہیں۔ اُن کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر عقل مند انسان جو ہے اس کو رَد کرتا ہے۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے اپنے افسر سے حضرت آدم کے پہلے انسان نہ ہونے کے بارے میں بات کی اور میں نے کہا کہ فرشتوں نے جو یہ کہا کہ یہ فساد کرے گا اور خون بہائے گا تو اگر پہلے سے انسان موجود نہ تھے تو فرشتوں کو کیسے معلوم ہوا کہ بشر کے اندر خون ہوتا ہے وغیرہ۔ تو اُس افسر نے کہا کہ یہ بہت خطرناک خیالات ہیں۔ انہیں کسی کے پاس بیان مت کرنا۔ پھر لکھتے ہیں کہ پھر اچانک آپ کے چینل سے تعارف ہوا تو قرآنِ کریم کے زندہ اور روشن کتاب ہونے کے بارے میں آپ کے بیان سے بہت خوش ہوا۔ فضلوں اور احسانوں والے خدا نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کو اپنے نورانی اسرار الہام کئے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کی عقلوں میں پڑے شکوک و شبہات کے اس ڈھیر کا صفایا کر دیا جائے جس نے عقل کو ماؤف کر چھوڑا تھا اور جس کے نتیجے میں عرب تمدنی اور تہذیبی ترقی کے قافلہ سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور گراوٹ اور انحطاط اور پستی اور تفرقہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ مجھے لکھتے ہیں کہ حضور! میری بیعت قبول فرمائیں۔ مجھے آج جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر بڑے فخر کا احساس ہو رہا ہے۔

پھر سلطنتِ عمان کے ایک یاسر صاحب ہیں۔ انہوں نے جون 2011ء میں لکھا کہ ایک عرصے سے حق کی تلاش میں تھا جسے اب پالیا ہے۔ الحمدللہ۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر شدت سے خواہش ہوتی تھی کہ کاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمّت کی ترقی کی خاطر دوبارہ آ جائیں۔ ایک بار مختلف چینل گھمار ہا تھا کہ اچانک ایم۔ٹی۔اے کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر یوں لگا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہو۔ یہ تصویر دل میں گھر کر گئی۔ ایک روز کسی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے بارے میں ذکر کیا اور دجال کے بارے میں بتایا کہ اس سے مراد عیسائی پادری ہیں۔ میں نے شروع میں اس کی سخت مخالفت کی لیکن بعد میں حقیقت کھل گئی۔ اس رات دو بجے تک ایم۔ٹی۔اے دیکھتا رہا اور جماعت اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ محبت بڑھتی گئی۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے صحیح اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی اور قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ یہ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب اور حضرت خلیفہ ثانی کی تفسیرِ کبیر پڑھی اور بہت پسند آئیں اور پھر مجھے لکھتے ہیں کہ آپ سے ملاقات کا بہت شوق ہے۔ دعا کریں۔

تو یہ لوگ نہ صرف بیعت کر رہے ہیں بلکہ بیعت کر کے اپنے علم کو بڑھا بھی رہے ہیں۔ یہ اُن لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو اپنے آپ کو پیدائشی احمدی سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بس ہمارے خون میں احمدیت ہے تو اب مزید علم حاصل کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ اپنے تقویٰ کو، نیکیوں کے معیاروں کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر ایک خاتون ہیں، بیریفان صاحبہ، ان کے دو بچے بھی ہیں۔ ناروے میں رہتی ہیں اور کردستان کی ہیں۔ کہتی ہیں کہ 2006ء میں اچانک ایم۔ٹی۔اے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ آپ کی باتیں اور اسلام کی صحیح تصویر آپ سے سن کر بہت خوشی ہوئی۔ بعد میں اس چینل کا نمبر کہیں گم ہوگیا۔ اچانک 2010ء میں ایک روز پھر مل گیا۔ پروگرام "اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر" چل رہا تھا۔ آپ کے دلائل تفسیرِ قرآن سن کر بہت متاثر ہوئی۔ پروگرام کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دکھائی گئی۔ آپ کی صداقت پر ایک لمحے کے لئے بھی شک نہ ہوا۔ تاہم افسوس ہوا کہ ابھی تک آپ کے بارے میں پتہ کیوں نہ چلا۔ البتہ آپ کے نبی ہونے کے بارے میں خلش تھی جو جماعت کی طرف سے دی گئی تفسیر و تشریح سے دور ہوگئی۔ اب میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے امام مہدی ہیں۔ پھر لکھتی ہیں کہ آپ جو خدمت کر رہے ہیں اس کو بہت رَشک کی نگاہ سے دیکھتی ہوں اور اس جہاد میں شریک ہونا چاہتی ہوں۔

براہِ کرم مجھے بھی اس کا موقع دیں۔ تو یہ وہ خوبصورت جہاد ہے جس کی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے اور قرآن اور حدیث سے علم پا کر دی ہے۔ یہ جہاد ہے جو آپ نے اس زمانے میں متعارف کروایا ہے جو صرف مردوں کے لئے نہیں ہے بلکہ مردوں کے شانہ بشانہ عورتیں بھی اس جہاد میں حصہ لے رہی ہیں اور لیتی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات مردوں سے بڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔

پھر حسین محمد صالح صاحب ہیں۔ یہ الجزائر کے ہیں۔ مجھے لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ تقریباً دس سال قبل مجھے اسلام کا کچھ علم نہ تھا سوائے اس رسمی اسلام کے جو سب لوگ جانتے ہیں اور کئی ایک مسائل کا سامنا تھا لیکن پھر بھی میں قرآن پڑھتا تھا اور سمجھنے کی کوشش کرتا تھا۔ ایک دن میں ٹی وی کے آگے بیٹھا کوئی مذہبی چینل تلاش کر رہا تھا کہ مجھے ایم۔ٹی۔اے مل گیا جہاں پروگرام "اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر" چل رہا تھا جس کا انداز اور علمیت اور مضمون مجھے پسند آیا۔ اور خاص طور پر پروگرام میں شریک علماء کا تمام ادیان کے بارے میں علم اور خصوصاً اسلامی علوم پر گرفت نے مجھے متاثر کیا۔ چنانچہ میں اسی لمحے سے احمدی ہوں اور میری روحانیت میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اور مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کے خطبات، بہت سی عربی اور فرنچ کتابیں اور رسائل میرے پاس ہیں۔ مَیں نے تفسیرِ کبیر بھی ڈاؤن لوڈ کر کے پرنٹ کر لی ہے تا کہ لوگوں سے رابطہ کرنے میں آسانی رہے۔ لکھتے ہیں کہ بیعت میں تاخیر اس لئے کی کہ میں خود کو بظاہر احمدی سمجھتا تھا لیکن نورِ ایمان میرے دل میں راسخ نہیں ہوا اور مجھے ڈر لگا کہ عہدِ بیعت کی خلاف ورزی نہ کرنے والا ٹھہروں۔ لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے ہدایت عطا فرمائے اور مغفرت فرمائے اور استقامت بخشے۔ پس یہ فکریں ہیں نئے آنے والوں کی۔ بہت سارے پرانے احمدی جو بزرگوں کی اولادیں ہیں اُن کو بھی یہ فکریں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں کہ ہم نے عہدِ بیعت کو کس طرح اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ نبھانا ہے اور اُسے پورا کرنا ہے تبھی ہم حقیقی احمدی کہلا سکتے ہیں۔

پھر ایک ناصر صاحب ہیں۔ یہ بھی عرب ہیں۔ کہتے ہیں کہ چار سال قبل میرے اندر حق کی تلاش شروع ہوئی اور میں نے سنیوں اور شیعوں اور اثنا عشریوں وغیرہ سب کے مناظرات دیکھے۔ (اثنا عشری بھی شیعوں کا ایک فرقہ ہے جو بارہ اماموں کو مانتے ہیں)۔ کہتے ہیں کہ سب کے مناظرات دیکھے اور مجھے سنیوں کے دلائل مضبوط نظر آئے۔ پھر تقریباً تین ماہ قبل اتفاق سے میرا تعارف ایم۔ٹی۔اے سے ہوا اور مکرم ہانی طاہر صاحب نے میری توجہ کھینچی اور میری دلچسپی جماعت میں بڑھی اور معلوم ہوا کہ جماعت کے بارے میں جو باتیں لوگوں میں پھیلائی جاتی ہیں اُن کی بنیاد جماعت کے مخالف مولویوں احسان الٰہی ظہیر وغیرہ کی کتابوں پر ہے۔ اسی طرح اپنے معاشرے میں موجود علماء کا اپنے سے خیالات میں اختلاف رکھنے والے لوگوں کے عقائد کے بارے میں رویے نے مجھے بڑا پریشان کیا کیونکہ یہاں ہمارے پاس کچھ شیعہ ہیں اور لوگ ان سے تمسخر اور تحقیر سے پیش آتے ہیں۔ میں ہمیشہ اپنے دل میں یہ کہا کرتا تھا کہ مذہب کے معاملے میں کسی کو طعن کا نشانہ نہیں بنانا چاہئے۔ کیونکہ ہمارے والدین بھی تو شیعہ یا نصاریٰ وغیرہ تھے اور ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ اگر میں حق پر ہوں تو مجھے دوسروں کے لئے دعا کرنی چاہئے نہ کہ اُن کی تحقیر اور تکبر سے کام لینا چاہئے کیونکہ یہی انبیاء کی سنت ہے۔ اسی طرح سلفیوں کے عقائد کو بھی میں صحیح نہیں سمجھتا۔ میں اصولی طور پر مکرم ہانی صاحب کے بیان کردہ دلائل سے متفق ہوں۔ مجھے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے مزید دلائل مہیا فرمائیں اور یہ کہ بیعت کے بعد مجھے کیا کرنا ہوگا۔ میری مدد اور رہنمائی فرمائیں۔ تو اس طرح لوگ خط لکھتے ہیں۔

پھر عراق کے ایک غریب محمد صاحب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ تین سال سے ایم۔ٹی۔اے دیکھ رہا ہوں اور تحقیق کر رہا تھا پھر استخارہ کیا لیکن کئی روز تک کوئی خواب نہ دیکھی۔ تاہم استخارہ جاری رکھا۔ پھر ایک روز خواب میں کوئی مجھے کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں یاد فرما رہے ہیں۔ پھر وہ شخص مجھے لے گیا اور کہنے لگا کہ اس خیمے میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرو۔ تب میں نے ایک ٹیلے کے اوپر لگے خیمے میں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا۔ پھر وہی شخص کہنے لگا کہ اب دوسرے ٹیلے پر جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرو۔ میں خواب میں حیران ہوتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو کیسے ہو سکتے ہیں؟ تاہم میں نے دوسرے ٹیلے پر بھی خیمے کے اندر آنحضرتؐ کو اُسی شکل و صورت میں دیکھا گو قد ذرا سا کم تھا۔ اس خواب کے بعد مجھے انشراحِ صدر ہوا اور اب بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے اچھی بات مجھے یہ لگتی ہے کہ جماعت میں ہر ملک و قوم کے لوگ بغیر تمیز رنگ و نسل کے شامل ہو رہے ہیں۔ پس تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کا جو کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہے وہ آج صرف جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

پھر ایک صاحب ہیں خالد صاحب، کہتے ہیں کہ ایک روز ایک غیر احمدی دوست نے جماعت کے بارے میں بتایا کہ یہ لوگ ہندوستان میں مسیح موعود کے ظہور کے قائل ہیں۔ بعض دیگر عقائد بھی بتائے۔ مجھے شروع سے

ہی اطمینانِ قلب نصیب ہونے لگا۔ پھر ایم۔ٹی۔اے دیکھا تو مزید تسلی ہوئی اور مَیں نے اس دوست کو بتایا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ اُس نے تعجب سے کہا کہ کیا تم پاگل ہوگئے ہو۔ مَیں نے کہا کہ میرا دل مطمئن ہے اور میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ قبل ازیں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صرف تصویر دیکھ کر آپ کی صداقت کا قائل ہو چکا تھا۔ ایم۔ٹی۔اے سے اسلام کی صحیح تصویر کا علم ہوا۔ الحمدللہ کہ اس کے ذریعے امام الزمان کا پتہ ملا۔ تقریباً ایک سال قبل خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چہرے پر بوسہ دیا تھا۔ خاکسار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی حکومت اور حاکموں اور خراب حالات کا شکوہ کیا۔ پھر لکھتے ہیں کہ آپ لوگوں نے ہماری آنکھیں کھولیں اور اندھیروں سے نکال کر حق دکھایا ہے۔ جزاکم اللہ۔ پھر مجھے لکھتے ہیں کہ میری تمنا ہے کہ مَیں آپ کی دستی بیعت کروں۔

ایسے بہت سارے واقعات اَور ہیں سب کی تفصیل تو بیان نہیں ہوسکتی۔ پھر ایک واقعہ افریقہ سے مَیں نے لیا ہے۔ امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ بارہ ایریا میں وہاں کے مقامی جماعت کے صدر صاحب کی نگرانی میں تبلیغی پروگرام تشکیل دیا گیا۔ اس پروگرام کے ذریعے ایک دوست علیو کمارا صاحب سے رابطہ ہوا۔ (افریقہ میں اکثر ایسا ہے کہ نام کے ساتھ آخر میں ''واؤ'' یا ''پیش'' لگا دیتے ہیں۔ علیو کا مطلب ہے ''علی''۔ علی کمارا صاحب۔ یہ مسلمان تھے) ان کو جماعت کے عقائد کے بارے میں بتایا گیا۔ ان کے ساتھ دو ہفتے تک مسلسل تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ پھر صدر صاحب نے اُن سے کہا کہ آپ خدا تعالیٰ سے ہدایت طلب کریں اور مَیں بھی آپ کے لئے دعا کروں گا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اُسی دن پچیس اور چھبیس مئی 2011ء کی درمیانی رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک پگڑی والے بزرگ ہیں جو اُن کو اپنی طرف بلا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ادھر آؤ ہدایت یہاں ہے۔ صبح اُٹھ کر انہوں نے خواب بتائی تو کہنے لگے کہ جس بزرگ کو مَیں نے خواب میں دیکھا ہے وہی امام مہدی ہیں کیونکہ ان کی تصویر وہ ایک میگزین جو اُنہیں دورانِ تبلیغ دیا گیا تھا اُس میں پہلے دیکھ چکے تھے۔ اس پر انہیں بیعت فارم دیا گیا اور کہا گیا کہ اس کو پُر کرنے سے پہلے اس کا اچھی طرح مطالعہ کرلیں۔ علیو کمارا صاحب نے جب بیعت فارم پڑھا۔ کہنے لگے کہ میں اب مزید انتظار نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اُسی وقت بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں داخل ہوگئے۔

پھر امیر صاحب آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں کہ وواتے ریجن کے گاؤں نیا کارہ میں ایک مارابو یعنی وہ شخص مولوی جو تعویذ گنڈے کیا کرتا تھا، اُن کا نام کونے ابراہیم تھا۔ اُنہوں نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ اُسے ملتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ میں عیسیٰ نبی ہوں۔ ایک دن وہ احمدیہ مشن ہاؤس آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر حیران ہوگیا اور کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو اپنا تعارف نبی عیسیٰ کروا رہے تھے۔ اور اُس نے اُسی وقت بیعت کرلی اور یہ جو کام تھا تعویذ گنڈے کا اس سے بھی توبہ کرلی۔

غرض کہ ایسے بہت سے واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ باوجود مخالفتوں اور راہِ راست سے گمراہ کرنے کی کوششوں کے جو مولوی اور دوسرے لوگ کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کس طرح نیک فطرت لوگوں کی مختلف طریقوں سے رہنمائی فرماتا رہتا ہے اور فرما رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سُن کر یا تصویر دیکھ کر ایک کشش کی کیفیت اُن میں پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی اُن کوششوں سے کئی گنا زیادہ ہے جو ہم کر رہے ہیں۔ پس یہ الٰہی کام ہے جس نے تکمیل کو تو انشاء اللہ تعالیٰ اب پہنچنا ہی ہے لیکن یہ ترقی ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ ہم جن کو ایک عرصہ ہوگیا ہے احمدیت پر قائم ہوئے ہوئے یا ہم اُن لوگوں کی اولادیں ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کی تھی، ہم نے اپنی حالتیں کیسی بنانی ہیں؟ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ ہمارے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تم نیکیوں میں پیچھے جا رہے ہو تو فکر کرو کہ اس سے انسان پھر گرتا چلا جاتا ہے اور بہت دور چلا جاتا ہے۔ بیعت میں آکر کیا باتیں ہیں جو ہم نے کرنی ہیں، اس پر ہمیں غور کرتے رہنا چاہئے۔ بعض توجہ طلب امور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے مبارک الفاظ میں مَیں بیان کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے'' (اللہ تعالیٰ کا حق تو یہ ہے) ''کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے''۔ (کسی بھی قسم کا نہ کیا جائے)۔ ''گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں''۔ فرماتے ہیں ''سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں''۔

اور یہی کام ہے جو آج احمدیوں کے سپرد ہے۔ آسان کام تو نہیں۔ مولویوں کی طرح پکے پکائے حلوے تو ہم نے نہیں کھانے۔ یہ اپنی اصلاح کا کام ہی ہے جو ہم نے کرنا ہے، ہر احمدی کو اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہوسکتا ہے''۔ پس ہر وقت اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اُس کا فضل مانگیں کہ ہمارے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹیں، نیکیوں میں ہم پیچھے نہ جائیں، تقویٰ میں ہم ترقی کرنے والے ہوں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شاملِ حال ہو۔

فرمایا ''کسی میں قوتِ غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے'' (یعنی غصے میں بہت جلدی آجاتا ہے)۔ ''جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان''۔ (جب انسان غصے میں آتا ہے، غضب میں آتا ہے تو پھر فرمایا کہ نہ دل اُس وقت پاک ہے، نہ اُس کی زبان پاک ہے اور یہی ہمیں دیکھنے میں آیا ہے۔ بہت سارے مسائل، بہت ساری لڑائیاں، بہت ساری رنجشیں اسی لئے پیدا ہوتی ہیں، یا دلوں میں کینے پلتے ہیں اور بدلے لئے جاتے ہیں یا پھر زبان اس طرح چلائی جاتی ہے کہ وہ لگتا ہی نہیں کسی ایک مومن کی زبان ہے جس سے شریفانہ الفاظ ادا ہو رہے ہوں)۔ پھر فرمایا ''دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے''۔ (ان ملکوں میں گندی فلمیں دیکھنا، بے حیائی کی باتیں سننا، ان لغویات کو دیکھنا یہ سب اسی لئے پیدا ہوتی ہیں کہ دل میں تقویٰ نہیں ہوتا اور یہی قوتِ شہوت ہے جو غالب ہو جاتی ہے۔ نوجوانوں کو خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہئے)۔ فرمایا ''غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہوسکتا''۔ پس بہت قابلِ فکر بات ہے کہ عہد تو ہم یہ کر رہے ہیں کہ ہم ایمان میں بڑھیں گے۔ آپ فرما رہے ہیں کہ کامل ایمان پیدا ہی نہیں ہوسکتا اگر یہ باتیں تمہارے اندر ہیں۔

فرمایا: ''پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہیے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحّد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے''۔ (جب آپ نے اس بات پر یقین قائم کرلیا کہ مَیں ایک خدا کی عبادت کرنے والا ہوں تو پھر اپنے اخلاق کو بھی درست کرو)۔ فرمایا ''مَیں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے''۔ (حالانکہ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے، اخلاقی حالت کے معیار بہت اعلیٰ تھے۔ آپ اُن سے بھی اونچا دیکھنا چاہتے تھے۔ آج ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہماری کیا حالت ہے)۔

فرماتے ہیں کہ ''اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے خیالات کرنے لگتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف'' (یعنی یہ باتیں کرنے والے کی طرف) ''منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لیے اوّل ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے، کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور اُنس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بغض، حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے''۔ (مخالفین کی حسد کی آگ تو ویسے ہی ہمارے خلاف بڑھ رہی ہے۔ اگر آپس میں بھی ہم اس قسم کی حرکتیں کریں تو پھر اُس جماعت میں رہنے کا کیا فائدہ)۔

پھر آپ نے فرمایا: ''پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لیے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبرگیری کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اَور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لیے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کرلو تا کہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں، لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر ہوں''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 215-214۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس جب ہم اپنی حالتوں کی اصلاح کرلیں گے تو یقیناً ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ نومبائعین بھی اپنی حالتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اور پرانے احمدی اور وہ سست احمدی جو اپنے معیاروں کی بلندی کے حصول کو بھول گئے ہیں وہ بھی آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اور ہم بھی آپ کی بیعت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔

اپنی بعثت کا مقصد اور مخالفین کی مخالفت اور سلسلے کی ترقی کے بارے میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں''۔ یعنی یہ مخالفین جو خاص طور پر مسلمانوں میں سے ہیں۔ یہ دو مقصد ہیں تقویٰ قائم کرنا اور توحید کو قائم کرنا، اس کو دیکھ کر بھی یہ لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔ ''انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام نفاقِ طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے''۔ یہ مخالفین کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو مَیں کام کر رہا ہوں اگر نفاق ہے میری طبیعت میں اور اس دنیا کی خواہشات اور گندی زندگی کے لئے ہیں تو اس زہر سے انسان خود ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ ''کیا کاذب کبھی کامیاب ہوسکتا ہے؟''۔ فرمایا: ''اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ (المومن:29)'' (کہ یقیناً اللہ اُسے ہدایت نہیں دیا کرتا جو حد سے بڑھا ہوا اور سخت جھوٹا ہو) ''کذّاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور خود

اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ یادرکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام ونشان مٹ جائے گا۔لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو خواہ ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے‘‘۔فرمایا’’اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے۔تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا‘‘۔ (ملفوظات جلد4 صفحہ 473-472۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اب یہ دیکھیں کہ جو واقعات ہم نے سنے ان میں کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں خود یہ بات پیدا کررہا ہے۔ایک شخص کو بچپن سے اللہ تعالیٰ دل میں ڈال رہا ہے کہ تم امام مہدی کے سپاہی ہو اور سالوں بعد بڑے ہوکر جبکہ نوجوانی بھی گزر رہی ہے تب جاکے اُس کو پتہ لگتا ہے کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔پس اس طرح اللہ تعالیٰ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار پیدا فرمارہا ہے۔یہی مطلب ہے اس کا کہ جب کوئی بھی مدد نہیں کرے گا تو تب بھی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا اور یہ سلسلہ قائم ہوگا۔پس ہمیں اپنی حالتوں پر غور کرنا چاہئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:’’مخالفت کی مَیں پرواہ نہیں کرتا۔مَیں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لیے لازمی سمجھتا ہوں۔یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چُپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔دنیا کی تو عجیب حالت ہے۔انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں‘‘۔فرمایا:’’اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہورہی ہے۔بعض اوقات چار چار پانچ پانچ سو کی فہرستیں آتی ہیں اور دس دس پندرہ تو روزانہ درخواستیں بیعت کی آتی رہتی ہیں اور وہ لوگ علیحدہ ہیں جو خود یہاں آکر داخلِ سلسلہ ہوتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 473۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں ہیں اور جیسا کہ میں نے واقعات میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں اب یہ رَو چلائی ہے کہ آپ کی بیعت میں آنے والوں کی تعداد روزانہ بعض اوقات پانچ پانچ سو سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے، ہزاروں میں بھی چلی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ تو اپنا کام کئے چلے جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ اپنی بیعت کا اور اس سلسلے میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نہایت عارفانہ دعا پیش کرتا ہوں جس سے آپ کے دلی درد کی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔آپ کی مجلس میں کثرتِ زلازل اور تباہیوں کا ذکر تھا، اور آج کل بھی آپ دیکھیں اسی طرح تباہیاں آرہی ہیں تو آپ نے فرمایا:

’’ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر یہ ظاہر ہوجائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہوجائے۔خواہ کیسے ہی زلزلے پڑیں پر خدا کا چہرہ لوگوں کو ایک دفعہ نظر آجائے اور اس ہستی پر ایمان قائم ہوجائے‘‘۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 261۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

آجکل کی بھی جیسا کہ مَیں نے کہا کثرت سے جو آفات اور تباہیاں ہیں، خدا کرے کہ ان کو دیکھ کر دنیا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو پہچان لے اور مسلمان بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو شناخت کرکے اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنے والے بن جائیں اور توحید کے قیام کا باعث بن جائیں۔

☆☆☆☆

اعلان نکاح

مورخہ 18 اکتوبر کو محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے مکرم نجم شہاب الدین علی ولد مکرم شہاب الدین حیدرعلی صاحب بلارشاہ مہاراشٹر کا نکاح خاکسار کی نواسی مکرمہ ھبۃ الوحید صاحبہ بنت مکرم محسن خان صاحب آف قادیان کے ساتھ مبلغ چھ لاکھ نوے ہزار روپے حق مہر پر مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔تمام قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت ومثمر بثمرات ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔یہ دونوں بچے موصی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں نے تقویٰ کی راہ پر چلائے۔اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہردو فریقین کیلئے باعث برکت کرے۔خاکسار کی یہ نواسی MCA کررہی ہے اس کی اعلیٰ کامیابی کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر-/1100 روپے۔

(سید محمد سرور۔صدر قضا بورڈ ومرکزی آڈیٹر قادیان)

ملکی رپورٹیں

تربیتی کیمپ رانچی

رانچی مورخہ 20.5.11۔الحمدللہ مورخہ 20.5.11 کو رانچی میں وہاں کی لوکل جماعت کو 10 روزہ تربیتی کیمپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔کیمپ کا باقاعدہ آغاز نماز تہجد سے ہوا۔اس تربیتی کیمپ میں اردگرد کے علاقوں سے 145 حباب نے شرکت کی، انصار، خدام اور اطفال کی الگ الگ کلاسیں لگائی گئیں۔اس موقعہ پر شاملین کو قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ وترجمہ نماز سادہ وباترجمہ اور دیگر دینی معلومات دی گئیں۔اس موقعہ پر شاملین کے آپسی دینی وورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔مقابلہ جات میں نمایاں مقام حاصل کرنے والوں میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس تربیتی کیمپ کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے آمین۔ (غلام احمد مبلغ سلسلہ رانچی)

ہفتہ قرآن کریم

چندرا پور آندھرا: الحمدللہ کہ مورخہ 8.7.11 کو جماعت احمدیہ چندرپور اور کاماریڈی کو اپنا سات روزہ ہفتہ قرآن منانے کی توفیق ملی۔اس کا آغاز مورخہ 8.7.11 کو نماز تہجد سے ہوا۔روزانہ قرآن مجید کی تعلیمات پر روشنی ڈالنے کیلئے ایک جلسہ منعقد ہوتا رہا۔جس میں علماء کرام نے قرآن، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی روشنی میں قرآن مجید کی اہمیت اور اس کی افادیت اور غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔الحمدللہ یہ ہفتہ قرآن کریم بہت کامیاب رہا۔اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین۔

(ایچ ناصرالدین مبلغ سلسلہ آندھرا)

ترپور: مورخہ 8 تا 14 اکتوبر مسجد احمدیہ ترپور میں ہفتہ قرآن کریم منایا گیا ساتوں دن قرآن کریم کے موضوع پر مختلف عناوین کے تحت علماء کرام نے تقاریر کیں۔اس سلسلہ میں مکرم امیرالدین صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب آلپی مکرم کے نذیر صاحب اور خاکسار کو تقاریر کا موقع ملا۔ساتوں دن باوجود بارش اور موسم خراب ہونے کے حاضری تسلی بخش رہی۔اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کے معانی اور مفاہم کو سمجھ کر انہیں اپنی زندگیوں میں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔(ایم عبدالرحیم۔صدر جماعت احمدیہ ترپور)

تربیتی دورہ

کھنہ سرکل پٹیالہ: مورخہ 21 تا 23 اکتوبر 2011 کھنہ سرکل پٹیالہ میں خاکسار اور مکرم شاہد احمد معلم سلسلہ نے سرکل پٹیالہ کی مختلف جماعتوں کا دورہ کیا جس میں احباب جماعت کو نظام خلافت، نمازوں اور قرآن کریم کے سیکھنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔اس دورہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 9 اشخاص نے تجدید بیعت کی سعادت حاصل کی۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔آمین۔

(راجہ جمیل احمد۔معلم سلسلہ کھنہ سرکل پٹیالہ)

لوکل اجتماع لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ یادگیر

یادگیر مورخہ 29 تا 31 جولائی۔الحمدللہ لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ یادگیر کو اپنا لوکل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔مورخہ 29.7.11 کو افتتاحی پروگرام ٹھیک دس بجے شروع ہوا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے خطاب کیا اور ممبرات کو نصائح کیں۔دُعا کے بعد افتتاحی تقریب کا اختتام ہوا۔بعدازاں علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔تینوں دن لجنہ وناصرات نے علمی وورزشی مقابلہ جات میں حصے لئے۔

مورخہ 31 جولائی کو اختتامی پروگرام کا آغاز ٹھیک گیارہ بجے محترمہ کوثر اسد غوری صاحبہ کی صدارت میں شروع ہوا۔تینوں دن مقابلہ جات میں نمایاں مقام حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ وناصرات کو انعامات دیئے گئے۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ (کوثر اسد غوری۔صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر)

کاویشری کیرلہ کی ڈائری

ہر سال کی طرح امسال بھی کاویشری میں ماہ رمضان کا اپنی سابقہ روایات کے ساتھ اہتمام کیا گیا احمدیہ مسجد میں نماز فجر کے بعد درس اور نماز عشاء کے بعد تراویح کا انتظام کیا گیا تھا۔ماہ رمضان کے اختتام پر 31 ستمبر کو نماز عید ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب ومستورات شامل ہوئے۔

اسی طرح مورخہ 16.8.11 تا 21.8.11 کو کاویشری میں ہفتہ قرآن کریم منایا گیا جس میں ساتوں دن قرآن مجید کی تعلیمات پر روشنی ڈالنے کیلئے تقاریر ہوئیں۔اس کی کوریج علاقہ کے اخبار منورما نے بھی کی۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی قبول فرمائے۔آمین۔ (عزیز احمد اسلم۔مبلغ سلسلہ کاویشری کیرلہ)

اخبار بدر کی اپنی ویب سائٹ
www.akhbarbadrqadian.in

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: ارا کین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ اور اس موقعہ پر خطاب میں انتظامیہ اور کارکنان کو اہم نصائح۔ خطبہ جمعہ

اسلامی تعلیم یہی ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ یہودی، عیسائی اور مسلمان سب اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہیں لیکن جہاں ملکی مفاد مدّ نظر ہو وہاں سب کو اکٹھے ہونا چاہئے اور باہم مل کر متحد ہو کر کام کرنا چاہئے۔ تمام احمدی افراد خلافت کے تحت متحد ہیں۔ انسان ہونے کے ناطے ہم سب کو ایک دوسرے کو جاننا چاہئے۔ آپس میں افہام و تفہیم اور تعاون اور دوستانہ تعلق ہونا چاہئے۔

(ممبر یوروپین پارلیمنٹ اور پروٹیسٹنٹ چرچ کے نمائندہ برائے اسلام کی ملاقات)

ایک احمدی مسلمان کو کبھی کسی قسم کے اِس کمپلیکس میں نہیں ہونا چاہئے کہ مذہب اور سائنس میں کوئی فرق ہے۔ قرآنِ کریم کا مطالعہ ایک احمدی طالب علم کو بہت کرنا چاہئے تا کہ جہاں آپ کا دینی علم بڑھے وہاں آپ کو قرآنِ کریم کے دنیاوی علوم کی جو کانیں ہیں، جو خزائن ہیں، ان کا بھی پتہ لگے۔ ریسرچ کی فیلڈ میں بھی احمدی آگے آئیں تا کہ دنیا کو کچھ دے سکیں۔

(جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم احمدی طلباء کے ساتھ نشست میں خطاب اور طلباء کے سوالوں کے جوابات)

جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

23 رجون بروز جمعرات 2011ء:

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

نئی جلسہ گاہ کا تعارف

آج پروگرام کے مطابق نئی جلسہ گاہ Karlsruhe کے لئے روانگی تھی۔ چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور شہر Karlsruhe کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے Karlsruhe کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔

جماعت احمدیہ جرمنی 1995ء سے اپنا جلسہ سالانہ Mai Market Mannheim میں منعقد کر رہی تھی۔ جماعت جرمنی اپنی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اپنے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے کسی بڑی جگہ کی تلاش میں تھی۔ سال 2009ء میں Karlsruhe شہر میں ایک جگہ Karlsruhe Messe Kongrence جلسہ کے انعقاد کے لئے دیکھی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 16 دسمبر 2009ء کو اپنے دورۂ جرمنی کے دوران اس کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تھے اور شہر کے میئر نے خود آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا تھا اور ہر قسم کی مدد کی یقین دہانی کروائی تھی اور اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ آپ اب مستقل طور پر یہیں جلسے کریں اور ہماری اس دعوت کو قبول فرمائیں۔

Karlsruhe شہر پندرہ لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے اور جرمنی کے صوبہ Baden Wurtemberg میں واقع ہے۔ غیر ملکیوں سے رواداری اور اُن کو اپنے اندر سمونے کا جذبہ رکھتا ہے۔ ملک کی سپریم کورٹ کے چند حصے یہاں واقع ہیں۔ اس کے قریب ایک بڑا ایئرپورٹ اور بیس منٹ کی ڈرائیو پر دوسرا ایئرپورٹ ہے جہاں یورپ کے مختلف ممالک سے فلائٹس آتی ہیں۔

یہ جگہ K. Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کُل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا Covered حصہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایئرکنڈیشنڈ ہیں۔ ہر ہال 12500 مربع میٹر کا ہے۔ ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں اٹھارہ ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

مجموعی طور پر ان چاروں ہالوں سے ملحق 128 بیوت الخلاء ہیں۔

یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔ یہ سارے ہال اور یہ کمپلیکس 2005ء میں تعمیر ہوا۔ یہاں دوران سال نیشنل اور انٹرنیشنل نمائشیں ہوتی ہیں اور مختلف کمپنیاں حصہ لیتی ہیں۔

اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے۔ اس شہر کے اردگرد پچاس کلومیٹر کے اندر بارہ بڑی جماعتیں موجود ہیں۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

ایک گھنٹہ پچیس منٹ کے سفر کے بعد سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس نئی جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی گاڑی سے باہر تشریف لائے مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور کارکنان نے پُر جوش طریق سے نعرے بلند کئے۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے نائب افسران جلسہ سالانہ جن کی تعداد 19 ہے، نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان خدام اور کارکنان کو شرف مصافحہ سے نوازا جنہوں نے جلسہ کی تیاری کے لئے بہت محنت اور جذبہ سے کئی دن مسلسل دن رات کام کیا۔ ایسے احباب کی مجموعی تعداد 115 ہے۔ ان میں سے اکثریت ان کارکنان کی ہے جو پاکستان سے بالکل نئے آئے ہیں اور یہ ان کا پہلا جلسہ سالانہ ہے۔ انہوں نے بہت محنت اور جذبہ سے کام کیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات میں سے سب سے پہلے شعبہ ’رجسٹریشن اور سیکورٹی گیٹس‘ کا معائنہ فرمایا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے احباب جماعت کے کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے پروگرام کو امسال مزید بہتر اور آرگنائز کیا گیا ہے اور الیکٹرک سسٹم سیکورٹی گیٹس لگائے گئے ہیں۔ اب کوئی شخص بھی بغیر کارڈ اور Barcode کے جلسہ گاہ میں داخل نہیں ہوسکتا اور اب اس بات کا احتمال ہی نہیں ہے کہ کوئی فرد بغیر کارڈ چیکنگ کے جلسہ گاہ میں جاسکے۔ اسی طرح جو افراد اپنا I.D.Card اور Barcode کسی وجہ سے جلسہ پر ساتھ نہیں لاسکے، اُن کے جلسہ گاہ پر مکمل تصدیق کے بعد کارڈ بنانے اور Barcode پرنٹ کرنے کے لئے پرنٹنگ سسٹم رکھے گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سارے سسٹم کا معائنہ فرمایا اور خود اپنے کارڈ کی بھی سکیننگ کی۔ ہر کارڈ کی سکیننگ کے ساتھ جملہ کوائف مع تصویر سکرین پر آجاتے ہیں۔

اس معائنہ کے دوران ناظم شعبہ رجسٹریشن نے اپنے معاونین کا تعارف بھی کروایا۔ سبھی معاونین انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے دن رات محنت کر کے یہ سارا سسٹم سیٹ کیا ہے اور سارے ملک کے احمدی احباب کے لئے Card اور Barcode جاری کئے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر جلسہ سالانہ، دفتر جلسہ گاہ اور دفتر خدمت خلق کا معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ انفارمیشن، شعبہ استقبال، شعبہ ہیومینیٹی فرسٹ اور شعبہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن کے دفاتر میں بھی تشریف لے گئے۔

حضور انور نے بک سٹال کا بھی معائنہ فرمایا۔ جو کتب وہاں موجود تھیں اور Display کی گئی تھیں، انہیں دیکھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ MTA میں تشریف لے گئے۔ اس شعبہ کو MTA کے وسیع کام اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر درج ذیل آٹھ شعبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جن میں آفس MTA (جرمن اسٹوڈیوز)، Live ٹرانسمیشن، جلسہ کوریج، شعبہ اسکرین، شعبہ ٹیکنیکل امور، شعبہ MTA اسٹوڈیوز، شعبہ اسٹال سمعی و بصری، شعبہ نمائش MTA شامل ہیں۔ ہر شعبہ کا ایک ناظم مقرر ہے اور ایک معین تعداد معاونین کی تھی۔

شعبہ MTA جرمنی نے تین ماہ کی انتھک محنت کے بعد ایک Mobile Production Unit کو شروع سے لے کر آخر تک خود تیار کیا ہے۔ اس کے لئے ایک سیکنڈ ہینڈ ٹریلر حاصل کیا گیا جس میں دروازے، سیڑھیاں، ایئرکنڈیشنر، فرش، اسکرینز وغیرہ کے فریمز، دیواروں کو تیار کرنا غرضیکہ تمام کام سرانجام دیا گیا۔

اس موبائل پروڈکشن یونٹ کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معائنہ کے دوران فرمایا۔ اس کی کُل لمبائی 13.6 میٹر، چوڑائی 2.5 میٹر اور اونچائی چار میٹر ہے جبکہ اندر

سے اونچائی تین میٹر ہے۔ یہ جلسہ اور دیگر بڑے فنکشنز اجتماعات کی تمام ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اور تمام ٹیکنیکل ضروریات مثلاً ایک سے زیادہ Setups کی ویڈیو اور آڈیو مکسنگ، MTA کے لئے تمام قسم کا ٹرانسلیشن کنٹرول، اسکرین کنٹرول، You Tube اور ویب اسٹریمنگ کے لئے مواد کو ڈیجیٹلائز کرنا، کیسٹس پر ریکارڈنگ اور مختلف قسم کی ویڈیو رپورٹس کا کمپیوٹرائزڈ Playout سسٹم۔ غرضیکہ ہر ضرورت کو ہر لحاظ سے پورا کرتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سٹور کا معائنہ فرمایا جہاں اجناس اور دیگر استعمال ہونے والی اشیاء بڑی تعداد میں ذخیرہ کی گئی تھیں۔ اس کے بعد حضور انور لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے اور انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا اور منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

لنگر خانہ کے باہر ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی ہے۔ یہ مشین گزشتہ پانچ سال سے لگائی جارہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مشین کو بھی دیکھا۔ ہر سال اس مشین میں کئی ٹیکنیکل بہتریاں لائی جاتی ہیں۔ یہ مشین Full Automatic کام کرتی ہے۔ اس کو ایک دفعہ ON کرنے کے بعد اور کوئی بٹن دبانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کا پراسس اس طرح ہے کہ جب دیگ Railing سے مشین کے اندر داخل ہوتی ہے تو دیگ ایک سینسر کو Touch کرتی ہے جس سے کمپیوٹر سسٹم ''دیگ واش پروگرام'' کو سٹارٹ کردیتا ہے۔ سب سے قبل پانی کا سسٹم سٹارٹ ہوتا ہے۔ دیگ کے اندر اور باہر اور پیندے پر سادہ پانی اور Washing Liquid کا سپرے ہوتا ہے۔ پانی مشین میں لگے ہوئے ہیٹنگ سسٹم کے ذریعہ گرم کیا جاتا ہے۔ اس مشین میں Brush System انسٹالڈ ہے جو کہ گھومتے ہوئے دیگ کے اندرونی حصہ کی صفائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگ بھی Rotate کرتی ہے۔ دیگ کے اندر کام کرنے والے سسٹم پر Scrappers لگائے گئے ہیں جو کہ ضرورت پڑ دیگ کے اندر لگے ہوئے چاول یا دیگر کھانے وغیرہ کو کھرچتے ہیں۔ دیگ دھلنے کے بعد Automatically باہر نکل جاتی ہے اور مشین اگلی دیگ دھونے کے لئے گرین سگنل دیتی ہے۔ ایک دیگ کی صفائی پر بارہ تا پندرہ لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔ اس مشین کو تین احمدی نوجوان انجینئرز نے بڑی لمبی محنت کے بعد خود تیار کیا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرائیویٹ خیمہ جات کا معائنہ فرمایا۔ پرائیویٹ خیمہ جات کی مجموعی تعداد 1050 سے زائد تھی جن میں پانچ ہزار سے زائد احباب وخواتین نے رہائش رکھی۔ ان خیمہ جات کے گرد Fence لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ بعض فیملیاں اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں اور بعض خیمے نصب کررہی تھیں۔ سبھی اپنے ہاتھ بلند کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سلام عرض کرتے اور خوش آمدید کہتے۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کرکے ان کے سلام کا جواب دیتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت بعض فیملیز سے گفتگو فرماتے کہ کہاں سے آئے ہیں، کتنے فاصلہ سے آئے ہیں اور کب سے یہاں ہیں۔ پاکستان میں کہاں کے رہنے والے ہیں۔ فیملیز اپنے خیمے دکھاتیں۔ حضور انور دریافت فرماتے کہ کتنے لوگ اندر رہ سکتے ہیں۔ بعض خیمے ابھی نصب ہورہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کے نیچے سے گزرے۔ مائیں اپنے بچوں کو آگے کرتیں اور حضور انور انہیں پیار کرتے۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ میں ایک حصہ Carvan کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک Carvan کے پاس تشریف لے گئے۔ یہاں قیام پذیر فیملی باہر کھڑی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی اور دریافت فرمایا کہ یہاں کتنے لوگ رہ سکتے ہیں، اندر کیا کیا سہولتیں ہیں۔ فیملی کی دو بچیاں حضور انور کے پاس آگئیں۔ حضور انور نے انہیں پیار کیا اور ان کے سروں پر ہاتھ رکھا۔

خیمہ جات کے اس معائنہ کے دوران سینکڑوں خاندانوں نے حضور انور کو انتہائی قریب سے دیکھا اور شرف زیارت حاصل کیا اور برکتیں حاصل کیں۔ ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی اور اس سعادت کے حصول پر بے حد خوش تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ بازار میں مختلف اسٹالز لگائے گئے تھے۔ ہر سٹال کے آگے خدام اپنے اپنے سٹال پر تیار کی جانے والی اشیاء اپنے ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سٹال کے آگے سے گزرتے ہوئے ازراہ شفقت مختلف اشیاء میں سے کچھ حصہ لیتے اور بعض دفعہ کچھ حصہ لے کر خدام کو دے دیتے اور بعض دفعہ اس چیز پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اور یوں یہ خوش نصیب خدام اور کارکنان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت، محبت اور پیار سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ ہر ایک کسی نہ کسی رنگ میں اپنے پیارے آقا کی شفقت اور برکت سے فیض پارہا تھا۔ حضور انور ساتھ ساتھ اپنے ان خدام سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور تفصیل سے مختلف شعبوں کا جائزہ لیا۔ اس معائنہ کے دوران پانچ سو کے قریب کارکنات موجود تھیں۔

لجنہ جلسہ گاہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا انعقاد ہونا تھا۔

تمام ناظمین اپنے اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ اپنے شعبہ کے نام کی تختی کے پیچھے کھڑے تھے۔ ناظمین جلسہ کی مجموعی تعداد 120 ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لے آئے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ خطاب کا متن پیش ہے:

متن خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
برموقع معائنہ انتظامات
جلسہ سالانہ جرمنی 23 جون 2011ء

تشہد، تعوذ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

" آج آپ لوگ یہاں روایتاً جمع ہوئے ہیں۔ لیکن اس سال اس روایت میں ایک تبدیلی یہ ہے کہ یہ نئی جگہ ہے جس میں پہلی مرتبہ یہ جلسہ منعقد کررہے ہیں۔ اس لئے ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو نئی جگہ ہونے کی وجہ سے جہاں بعض آسانیاں اور سہولتیں ملی ہیں، وہاں دقتیں بھی پیش آسکتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اس ڈیوٹی کے دوران اگر کوئی دقتوں کا سامنا کرنا پڑے، شاملین جلسہ کی طرف سے بعض دقتوں کا سامنا ہو تو ان کو ہنسی خوشی برداشت کریں۔

دوسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ دنیا کے حالات جس طرح بگڑ رہے ہیں، اور ہر جگہ بعض مسائل کھڑے ہورہے ہیں، اب کوئی ملک بھی ان حالات سے محفوظ نہیں۔ اس لئے عمومی کا شعبہ، خدمت خلق کا شعبہ اپنے آپ کو بہت زیادہ ہوشیار کرے۔ ہر جگہ آپ کی نظر ہونی چاہئے۔ بلکہ ہر ڈیوٹی والا خاص طور پر نظر رکھے کہ جہاں جہاں بھی ڈیوٹی دے رہا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور جلسہ اللہ کے فضل سے بخیر وخوبی اپنے اختتام تک پہنچے۔

بعض سہولتیں یہاں مستقل ہیں لیکن ہوسکتا ہے کہ اندازہ کی غلطی کی وجہ سے ان سہولتوں میں بعض دقتیں سامنے آئیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا۔ خاص طور پر toilets وغیرہ۔ مجھے نہیں پتہ کہ زائد toilets کتنے لگائے گئے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ نہیں لیکن جب میں آج سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے یہ ہال دیکھنے آیا تھا تو اس وقت انتظامیہ نے مجھے بتایا تھا کہ پانی کی بھی یہاں وافر سہولت ہے اور toilets وغیرہ بھی اتنے لوگوں کے لئے کافی ہیں جتنے ادھر شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تو بہر حال یہاں کے لوکل لوگ مقامی لوگ یا غیر مسلم تو اپنے انداز سے سوچتے ہیں۔ ہمارے ہاں پانی کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور ہوسکتا ہے پانی کی دقتیں پیش آئیں۔ اگر تو انتظام کیا گیا ہے تو بڑا اچھا ہے۔ نہیں تو انتظامیہ کو صرف اسی پانی پر انحصار نہیں کرنا چاہئے بلکہ زائد انتظام بھی رکھنا چاہئے۔

اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا صفائی اور نظافت کا بھی انتظام ہونا چاہئے۔

شعبہ عمومی کو نہ صرف جلسہ گاہ میں یا جلسہ کے ماحول میں بلکہ ہر جگہ، جہاں کھانا پک رہا ہے، کھانا کھایا جارہا ہے، جہاں کھانا تقسیم کیا جارہا ہے یا کوئی بھی شعبہ ہے اس کی خاص طور پر نگرانی رکھنی چاہئے۔ اور ہر شعبہ کی سپیشل ٹیم ہونی چاہئے۔ اسی طرح ان شعبوں میں کام کرنے والوں کی جیسا کہ میں نے کہا خود بھی اور جہاں بھی ان کے سٹور ہیں، دفتر ہیں، جگہیں ہیں، ان پر نظر ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو کامیاب فرمائے اور تمام شاملین جس مقصد کے لئے آرہے ہیں اس کو حاصل کرکے واپس لوٹنے والے بھی ہوں اور کسی قسم کی ان کو کارکنان سے شکایت اور تکلیف بھی نہ پہنچے۔ اب دعا کر لیں۔"

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ جلسہ کے ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائشگاہ جلسہ گاہ Karlsruhe Messe کے ایک رہائشی حصہ میں ہے۔

بعد ازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆☆☆☆

24 رجون بروز جمعۃ المبارک 2011ء:

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے 36 ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا جو ایک نئی جگہ Karlsruhe Messe Kongrence میں منعقد ہورہا تھا۔

دوپہر ایک بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق پرچم کشائی کی تقریب کا انعقاد ہونا تھا۔ احباب جماعت ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم کی دعا مسلسل پڑھ رہے تھے۔ اس دعا کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہوا۔

اپنے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے جلسہ سالانہ کے مقاصد کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں تفصیلی وضاحت فرمائی اور مہمانوں ومیزبانوں کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ نیز مختلف صحابہ کرام کی روایات بیان فرمائیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کی تربیت اور روحانی ترقی کی کس قدر فکر تھی۔ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ 15 جولائی 2011ء میں شائع ہوچکا ہے)۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ ونماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا اور درج ذیل نو (9) زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ ہوا: انگلش، جرمن، عربی، بنگلہ، فرنچ، ٹرکش، البانین، بوسنین اور بلغارین۔

ممبر یورپین پارلیمنٹ اور پروٹسٹنٹ چرچ کے نمائندہ برائے اسلام کی ملاقات

سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں ممبر یورپین پارلیمنٹ Mr.

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

Michel Gahler اور پروٹسٹنٹ چرچ کے نمائندہ برائے اسلام Dr. Martin Affolderbach نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔

ممبر یورپین پارلیمنٹ Mr. Michel Gahler پاکستان میں 2008ء کے انتخابات میں یورپی یونین کے چیف آبزرور تھے۔ ان کا تعلق کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی (CDU) سے ہے۔ مسجد نور کے جوبلی پروگرام میں وہ شامل ہو چکے ہیں۔

دوسرے مہمان Dr. Martin Affolderbach پروٹیسٹنٹ چرچ کی طرف سے نمائندہ برائے اسلام ہیں۔ ان کو پروٹیسٹنٹ چرچ کے صدر نے اپنے نمائندہ کی حیثیت سے جلسہ سالانہ جرمنی میں بھجوایا تھا۔ موصوف جماعت کی تعلیمات اور تاریخ سے واقف ہیں۔

یورپین ممبر پارلیمنٹ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے حضور انور کو بتایا کہ انہوں نے پاکستان میں گزشتہ الیکشن کو Monitor کیا تھا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ احمدیوں کے ووٹ کے حق کے لئے کوشاں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ Joint Election System ہونا چاہئے۔ پاکستان کے شہری کی حیثیت سے ہر احمدی کو ووٹ کا حق ملنا چاہئے اور پاکستان کے شہری ہونے کی حیثیت سے کسی کے ساتھ حق تلفی یا زیادتی نہیں ہونی چاہئے۔

موصوف نے کہا کہ وہ پاکستان میں احمدیوں کی صورتحال بہتر کرنے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ہے، وہاں سے بہت کم تعداد نے ہجرت کی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ الیکشن Joint ہی ہونا چاہئے۔ اگر کسی اقلیتی ممبر کو وہ کوئی سیٹ دینا چاہتے ہیں تو بے شک دیں جیسا کہ وہ ماضی میں بھی کرتے رہے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ اگر پولیٹیکل عزم ہو تو ایسا ہو سکتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ اپنی کوشش میں کامیاب ہوں۔

پرسیکیوشن (Persecution) کے حوالہ سے بات ہو رہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یوکے میں بھی ہم بعض دفعہ نام نہاد ختم نبوت والوں کی طرف سے تکالیف اور ظلم کا سامنا کرتے ہیں۔ نام نہاد ختم نبوت کے بعض گروپس ہیں جو وہاں Establish ہیں۔ ایک احمدی خاتون کو بھی مارا گیا لیکن وہاں کی پولیس اور اتھارٹی ایسی چیزوں پر سخت ایکشن لیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں جرمنی میں غیر احمدی اپنی مساجد میں جماعت کے خلاف بولتے ہیں لیکن Publically زیادہ بات نہیں کرتے۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے افراد کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ افراد جماعت یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ جرمن کمیونٹی کا حصہ بنیں اور باہم مل کر کام کریں۔ نیز انہوں نے کہا کہ یہاں احمدی نوجوان بہت اچھی جرمن زبان بولتے ہیں جبکہ دوسرے مسلمان اچھی زبان نہیں بولتے جس کی وجہ سے حکومت پر ان کا کوئی اچھا اثر نہیں ہے۔

موصوف نے کہا کہ جرمن حکومت نے مذہب کے معاملہ میں کبھی دخل نہیں دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم یہی ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ یہودی، عیسائی اور مسلمان سب اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہیں لیکن جہاں ملکی مفاد مدّ نظر ہو وہاں سب کو اکٹھے ہونا چاہئے اور باہم مل کر متحد ہو کر کام کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ کو بتایا کہ تمام احمدی افراد خلافت کے تحت متحد ہیں۔ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے مَیں تمام احمدی ممبران کی رہنمائی کرتا ہوں۔ قرآن کریم اور مستند احادیث پر میری بنیاد ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چرچ کے نمائندہ Dr. Martin کے ایک سوال کے جوب میں فرمایا کہ انسانیت کے لحاظ سے، انسان ہونے کے ناطے ہم سب کو ایک دوسرے کو جاننا چاہئے۔ آپس میں افہام و تفہیم اور تعاون اور دوستانہ تعلق ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب ہمیں زیادہ سے زیادہ امن اور رواداری کے قیام کے لئے انٹرفیتھ میٹنگز کرنی چاہئیں اور باہمی تعلقات کو بڑھانا چاہئے۔

چرچ کے نمائندہ نے بتایا کہ وہ جرمنی میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کی کمیٹی کے صدر ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ کسی احمدی کو بھی اس کمیٹی کا ممبر ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا ایسا کرنے سے یہ بات یقینی ہو جائے گی کہ اسلام کے حوالہ سے صحیح اور سچی بات اس کمیٹی میں پیش ہوگی۔ اور احمدی کا اعلیٰ نمونہ اور رویّہ اور کردار آپ سب دیکھ سکیں گے اور جماعت احمدیہ امن کے حوالہ سے جو کوششیں کر رہی ہے یہ بھی آپ کے علم میں آئیں گی۔

آخر پر حضور انور نے چرچ کے نمائندہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آج آپ ہمارے جلسہ میں آئے تھے۔ آپ نے خطاب بھی کیا ہے۔ آپ نے ہمیں دیکھ لیا ہے کہ ہم کتنے پُر امن ہیں۔

سوا آٹھ بجے یہ ملاقات اپنے اختتام کو پہنچی۔ ان دونوں مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم احمدی طلباء کے ساتھ نشست میں خطاب

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک میٹنگ رکھی گئی تھی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس میٹنگ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مجموعی طور پر 411 طلباء اس میں شامل ہوئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حسنات احمد صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مظفر احمد صاحب نے اس کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو اہم اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یونیورسٹی میں پڑھنے والوں کو ہاتھ کھڑا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ سب نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا:

"اچھا ماشاء اللہ سارے یونیورسٹی سٹوڈنٹس ہی ہیں؟ جس فیلڈ میں بھی آپ ہیں، جس ریسرچ میں بھی آپ ہیں، یہ بات یاد رکھیں (کہ) ایک احمدی مسلمان کو کبھی کسی قسم کے اِس کمپلیکس میں نہیں ہونا چاہئے کہ مذہب اور سائنس میں کوئی فرق ہے۔ بائبل یا دوسرے مذاہب سائنس کی وضاحت تو نہیں کر سکتے لیکن اسلام، قرآن کریم ہمیشہ ہر وہ چیز بتاتا ہے، بلکہ آج سے چودہ سو سال پہلے وہ سب کچھ بتا دیا، جو آج کل سائنس ثابت کر رہی ہے۔

1908ء میں Professor Wragge Clement جو لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملے تھے جو موسمیات کے ماہر تھے اور یہ وہی ہیں جنہوں نے tsunami کے نام رکھے ہیں، انہی کے وقت سے چل رہے ہیں۔ امریکہ میں جو مختلف قسم کے طوفان آتے ہیں کیٹرینہ اور فلاں اور فلاں یہ انہی کے رکھے ہوئے نام ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بات کی۔ مختلف سوال و جواب ہوئے۔ وہ ساری بات چیت ملفوظات کی جلد دس میں محفوظ ہے۔ اس میں سوال کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہوا کہ مذہب اور سائنس کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہی تو میں ثابت کر رہا ہوں کہ مذہب اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہوئے، احمدی بھی ہو گئے تھے اور یہ بنیادی طور پر نیوزی لینڈ کے تھے اور پھر وہیں ان کی تدفین ہوئی اور بحیثیت احمدی مسلمان کے ان کی وفات ہوئی۔

اگر ہر ایک کا اپنے اپنے فیلڈ میں علم صحیح طرح ہو اور اُسے عبور حاصل ہو اور ریسرچ کرنے کی صلاحیت ہو تو جس جس کا جو فیلڈ ہے اس میں اپنی ریسرچ کو قرآن کریم کے مطابق نکالنے کی کوشش کرے۔ اب فزکس میں ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے توحید کی بنیاد رکھتے ہوئے اپنی ساری ریسرچ کی تھی۔ اپنے اپنے فیلڈ میں اسی طرح دوسروں کو بھی کرنا چاہئے۔ مثلاً اگریکلچرسٹ (agriculturist) ہیں۔ عام طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ ایک بیج جو زمین میں بویا جاتا ہے تو آرام سے یوں نکل آتا ہے۔ حالانکہ اپنے زور سے بیج یوں نہیں نکل رہا ہوتا۔ اس میں اتنی سخت شدید vibration ہوتی ہے کہ وہ vibration زمین کو پھاڑ کر بیج کو باہر نکال دیتی ہے اور قرآنِ شریف میں اس کا ذکر ہے کہ زمین پھولتی ہے اور ہلتی ہے اور اس ہلنے سے اور اس دھڑک سے وہ باہر نکلتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح مختلف مضامین ہیں اگر انسان غور کرے تو مختلف باتیں آپ کے سامنے آجائیں گی۔ اس لئے کسی کو بھی اس طرح کے کمپلیکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کا مطالعہ ایک احمدی طالب علم کو بہت کرنا چاہئے تاکہ جہاں آپ کا دینی علم بڑھے وہاں آپ کو قرآنِ کریم کے دنیاوی علوم کی جو کانیں ہیں، جو خزائن ہیں، ان کا بھی پتہ لگے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہوں تب جماعت سو ڈاکٹر عبد السلام پیش کرے۔ اس ملک میں رہتے ہوئے، یہاں مغرب میں، جرمنی میں آپ کو سہولتیں ہیں، ریسرچ کی بھی سہولتیں ہیں، پڑھائی کی بھی سہولتیں ہیں۔ یورپ میں اَور جگہوں پر بھی ایسی سہولتیں ہیں تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ ریسرچ کی فیلڈ میں بھی احمدی آگے آئیں تاکہ دنیا کو کچھ دے سکیں۔ اکثریت جو ہے وہ کمپیوٹر، گرافکس، کمپیوٹر سائنس، سافٹ ویر اس قسم کی چیزوں میں پڑی ہوئی ہے تاکہ پیسے جلدی بن جائیں۔ پیسے تو بن ہی جائیں گے، ریسرچ میں بھی آئیں۔ ایسی ریسرچ جو خالص سائنس کی ریسرچ ہے، میڈیسن کی ریسرچ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دماغ بھی استعمال ہونا چاہئے۔ یہاں میں نے دیکھا ہے کمپیوٹرز پر اور Diagnose کرنے والی مشینوں کے اوپر انحصار بہت زیادہ ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر بھی جو ہیں وہ اپنا دماغ کم استعمال کرتے ہیں اور مشینوں پر انحصار کرتے ہیں اور بغیر دیکھے چیر پھاڑ کر دیتے ہیں اور چیر کے پھر کہتے ہیں اوہو! یہ تو غلطی ہو گئی۔ یہاں اس کی جگہ کچھ اور ہونا چاہئے تھا۔ احمدی ڈاکٹروں کو اس بارہ میں بھی بڑا محتاط ہونا چاہئے۔

طلباء کے ساتھ سوال و جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو طلباء سوال کرنا چاہتے ہیں، کچھ پوچھنا چاہتے ہیں، پوچھ لیں۔

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے طالبِ علمی کے زمانہ میں نماز میں توجہ پیدا کرنے کے بارہ میں پوچھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ concentration صرف طالبِ علمی میں نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ ہونی چاہئے۔ نماز میں طالبِ علم کی تو concentration زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ اس کو پتہ ہوتا ہے کہ امتحان میں مَیں فیل نہ ہو جاؤں۔ بعض دفعہ تو چیخیں بھی نکل رہی ہوتی ہیں۔ تو توجہ رکھو اور اللہ کو یاد رکھو۔

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کی کہ میں practical physics پڑھ رہا ہوں۔ مجھے کس فیلڈ کو اختیار کرنا چاہئے۔ آیا وہ فیلڈ اختیار کرنی چاہئے جس میں practical زیادہ ہو یا پھر جس میں knowledge زیادہ ہو۔

حضورِ انور نے فرمایا: ”بات یہ ہے کہ ہر knowledge کی ایک وقت میں ضرورت پڑ جاتی ہے۔ ایک وقت میں ایک knowledge رہتا ہے جو صرف علماء کی حد تک رہتا ہے۔ وہ ایک علمی چیز ہے۔ اور علماء کا بھی دنیا میں ایک طبقہ ایسا ہے جو اپنے آپ کو علم کا ماہر سمجھ کر یہ چاہتے ہیں کہ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

ہمارے سے زیادہ عقلمند کوئی نہیں ہے۔ جب ایک احمدی طالب علم اس علم کو مذہب کے ساتھ جوڑ کر بیان کرے تو اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ مذہب بھی کوئی چیز ہے۔ مثلاً ایک مثال ہے: پچھلے دنوں مجھے کسی نے بتایا کہ ایک atheist انگریز عورت تھی۔ وہ کہتی ہے کہ مجھے شعروں سے دلچسپی ہے، وہ شاعرہ تھی۔ مجھے اگر تم نے خدا کا قائل کرنا ہے تو نظموں سے کرو۔ تو بہت سارے سائنسدان بھی اللہ تعالیٰ کو بھول بیٹھے ہیں۔ تو بعض دفعہ اس طبقہ کے لئے بھی یہ knowledge فائدہ مند چیز ہوتی ہے اور پھر یہ کہ جو چیز پیدا کی جاتی ہے، اس کے اوپر بھی theory بنائی جاتی ہے وہ ایک وقت میں جا کے انسانوں کے کام بھی آ جاتی ہے۔ ابھی جو CERN میں ریسرچ کر رہے ہیں Big Bang کی، اس کا تو عام آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ ان کا پہلا تجربہ تو ناکام بھی ہو گیا ہے۔ دنیا کو پھٹتے ہوئے بچایا۔ کم از کم وہ علاقہ تو بچ گیا ہے۔ لیکن ایک علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں فرمایا ہے کہ جو میں نے زمین و آسمان بنایا ہے، اس پر غور کرو۔ جو عقلمند لوگ ہیں وہ اس پر غور کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ میرے سے زیادہ سیاروں اور ستاروں پر غور کسی نے نہیں کیا ہوگا۔ تو ہر علم جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اور سکھایا ہے وہ اپنے حلقہ، طبقہ میں بہرحال فائدہ مند ہے۔ اس وقت میں وسیع طور پر نہ بھی ہو لیکن سو سال بعد اس کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ اس لئے ریسرچ کرنی چاہئے‘‘۔

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کی کہ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ زمین و آسمان کی تمام چیزیں انسان کے لئے مسخر کر دی گئی ہیں جس کی ہم یہ تشریح کرتے ہیں کہ تمام کائنات انسان کے فائدہ کے لئے ہے۔ مگر اگر galaxy کو دیکھا جائے تو اس میں بظاہر انسانوں کے لئے تو کوئی فائدہ نہیں نظر آتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: "انسان کی جو دنیا، کائنات ہے وہ وہ ہے جو آپ کی known کائنات ہے۔ آپ کا زمین و آسمان وہی ہے جو آپ کے علم میں آیا ہوا ہے۔ اور وہ سب آپ کے فائدہ کے لئے ہے۔ سورج ہے، چاند ہے، باقی سیّارے ہیں۔ وہ انسان کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ باقی جو ہے علم کی وسعتیں ہو گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ اس اپنی کائنات سے باہر تم نکل نہیں سکتے۔ گو تمہیں بعض چیزیں معلوم ہو گئی ہیں، بعض نئی نئی Galaxies دریافت ہوئی ہیں۔ چند مہینے پہلے ہی ایک نئی Galaxy دریافت کی ہے اور اس میں Blackhole وغیرہ بھی ہیں۔ تو وہ ایک اپنی دوسری کائنات ہے۔ اربوں کائناتیں ہیں۔ تو جو آپ کی کائنات ہے وہ آپ کے فائدہ کے لئے ہے۔ اس سے باہر نکلنے کے لئے آپ کو دلیل تو اللہ تعالیٰ نے دے دی لیکن اس تک پہنچنے کے لئے بہت کچھ کرنا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ جتنی کائناتیں ہیں وہ انسان کے لئے مسخر کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے جس کائنات میں تم بس رہے ہو اس کی ہر چیز تمہارے فائدہ کے لئے بنا دی ہے۔ اور ہر ایک اس سے فائدہ بھی اٹھا رہا ہے اور وہی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں جو اٹھا سکتے ہیں پھر بعض سیارے ایسے ہیں جو بعد میں نظر آ رہے ہیں مثلاً کبھی آتے ہیں کبھی غائب ہو جاتے ہیں۔ ایک کو چند سال پہلے شامل کیا تھا جس کو اپنے planets میں سے دوبارہ نکال دیا ہے۔ pluto اس کا نام تھا۔ اب میرا خیال ہے ختم ہو گیا ہے۔ اب انسان کو اس کا نہیں پتہ، انسان کا علم محدود ہے، کہ ایک وقت میں اسے نظر آئے، کیا کیا فوائد تھے اس کے، اور اب وہ غائب ہو گیا ہے۔ وہ ہے بھی کہ نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے، بلکہ دعویٰ ہے خدا تعالیٰ کا کہ جو میں نے بنایا ہے تمہارے فائدہ کے لئے بنایا ہے۔ اور اس کو ثابت کرنے کے لئے، وہاں تک ہمارا علم پہنچ سکتا ہے یا نہیں، یہ تو ہمارے اوپر depend کرتا ہے۔ ہم ایک چیز تک پہنچتے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنے telescope سے یا جو بھی ذرائع استعمال کئے وہاں تک دیکھ لیا، کچھ سالوں بعد پتہ لگتا ہے کچھ اور بھی galaxies آ گئی ہیں۔ تو یہ تو انسان کا محدود علم ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ نے فائدہ کے لئے بنائی ہیں وہ فائدہ کے لئے ہیں۔ کیا پتہ دنیا میں اَور مخلوقات بھی ہوں۔ اَور glaxies بھی ہوں تو وہ اُن کے فائدہ کے لئے ہوں گی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ بعید نہیں کوئی اور مخلوق ہو۔

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کہ جس فیلڈ میں وہ study کر رہا ہے وہ انسانی دماغ کو simulate کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور آخری منزل انسانی دماغ بنانے کی کوشش ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: "دماغ بنا لیں؟ وہ تو نہیں بنا سکتے۔ کلوننگ تک تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں پیشگوئی کر دی ہے کہ وہ تم کر لو گے۔ لیکن جب وہ کرو گے تو اس کے نتائج بڑے خطرناک ہوں گے۔ ایک ایجاد ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی سخت warning دی ہوئی ہے۔ جب انسان اسے بنانا شروع کرتا ہے تو پھر تباہی بھی آئے گی اور پھر عذاب بھی آئے گا۔ اس کے علاوہ بس کوششیں ہیں۔ تم کر لو جو کر سکتے ہو۔ روبوٹ وغیرہ بھی تو کام کر رہے ہیں۔ کمپیوٹر سے جو کام لو گے وہ تو فیڈ (feed) کر کے ہی کرو گے۔ سوال یہ ہے کہ انسانی ذہن جو ہے، وہ ہر لحہ، تم جتنی زیادہ اس پر محنت کرتے ہو، غور کرتے ہو، وہ develop ہو رہا ہے۔ نئے نئے رستے کھل رہے ہیں۔ کمپیوٹر میں آپ وہ چیز پیدا کریں گے جو آپ کے ذہن میں ہے۔ اس کی مزید development نہیں ہو سکتی۔ سوال یہ ہے کہ اس میں سوچ کا بھی مادہ نہیں۔ اس میں جو آپ نے فیڈ (feed) کیا ہے اس کے مطابق اِس نے کام کرنا ہے۔ وہ تو already روبوٹ کے ذریعہ سے بھی کر رہے ہو۔ اب تمہارے ذہن کے اندر millions سیلز ہیں اور اس میں سے ہزاروں تبدیل بھی ہوتے ہیں، damage بھی ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود انسان سوچ کے ساتھ ترقی کر رہا ہوتا ہے۔ بلکہ پہلے تو یہ تھیوری (theory) تھی کہ ساٹھ سال کی عمر کے بعد deteriorate کرنا شروع کر جاتا ہے۔ انسانی ذہن میں یادداشت کم ہو جاتی ہے۔ لیکن اب اس theory کو بھی بدل رہے ہیں۔ کہتے ہیں اگر اس کو محنت کی عادت ڈالتے رہو یا بعض چیزیں استعمال کرو، trace elements وغیرہ تو وہ ذہنی development بھی خود ہی ہوتی رہتی ہے۔ آپ جب ذہن بنا لیں گے تو اس ذہن میں وہی چیزیں ڈالیں گے جو آپ کے ذہن میں ہیں۔ آپ کے ذہن میں ایک امکان موجود ہے کہ آج یہ ہے تو کل اس میں مزید ترقی ہو سکتی ہے۔ یہ سوچ جو ہے develop ہو رہی ہے۔ یہ ایک نیا idea آیا ہے تو ایک نئی سوچ آئی ہے۔ جو کمپیوٹر کا ذہن بنے گا وہ اتنا ہی رہے گا جتنا آپ نے بتا دیا۔ انسانی ذہن آپ بنا ہی نہیں سکتے۔ باقی ریسرچ کرنی ہے، کر لو۔

حضورِ انور نے فرمایا: "بہت ساری چیزیں ہیں۔ اب تمہارے سائنسدان کہتے ہیں کہ پہلے دماغ کام کرتا ہے، دل کوئی چیز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ پہلے دل کام کرتا ہے اور اس کے بعد دماغ کو پیغام جاتا ہے۔ پیغام ذہن میں آنے سے پہلے دل میں آتا ہے۔ دل سے ہو کر دماغ میں جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ثابت کیا ہے کہ پہلے دل ہے پھر وہاں سے order دماغ کو جاتے ہیں جہاں تک روحانی تجربات کا سوال ہے۔ اور جب بھی کوئی ایسی بات ہو تو دل تمہارا پہلے دہلتا ہے۔ اور پھر وہ order دیتا ہے پھر وہ سارے جسم کو جا رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح روحانی experience سے الہام ہوتا ہے جو دل پہ اترتا ہے۔ اب جماعت میں اس پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ ایک سائنٹسٹ نے ایک آرٹیکل لکھا ہے، وہ میں نے تھوڑا سا دیکھا تھا، مجھے تفصیل نہیں پتہ۔ لیکن وہ یہ مانتا ہے کہ ہاں جواب تک کی theory تھی کہ پہلے ذہن order لیتا ہے پھر کرتا ہے لیکن بعض ایسی چیزیں ہیں جو پہلے دل کرتا ہے پھر order دیتا ہے اور پھر وہ دماغ سے نیچے آتی ہیں۔ یہ بھی تو ایک ریسرچ ہے۔ اس پر بھی سوچ لو۔"

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے زندگی وقف کرنے کے بارہ میں پوچھا۔

حضورِ انور نے فرمایا: "اگر medicine پڑھ رہے ہیں تو medicine میں وقف کر سکتے ہیں۔ بڑی ضرورت ہے ہمیں ڈاکٹروں کی۔ اگر ٹیچر بن رہے ہیں تو اس میں کر سکتے ہیں۔ اگر انجینئر بن رہے ہیں تو اس میں کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس فیلڈ کی ضرورت ہو۔ اور باقی یہ ہے کہ وقف نہیں بھی کر رہے تو اپنی اس فیلڈ میں جا کے، اپنی ریسرچ میں، اگر ساتھ ساتھ دین کی خدمت کرتے رہو تو وہ بھی تمہارا وقف ہی ہے۔"

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کی کہ کمپیوٹر سائنس میں کونسی فیلڈ اختیار کی جائے۔

حضورِ انور نے فرمایا: ’’کمپیوٹر scientist تو اتنے بن چکے ہیں کہ سارے ہی فائدہ مند ہیں۔ جس میں مرضی ریسرچ کر لو۔ کمپیوٹر کی ہر لائن میں آ گئے ہیں۔ آپ لوگ خود سوچیں۔ بتائیں کس میں فائدہ مند ہے۔ آدمی ریسرچ کرتا ہے تو نئے نئے راستے explore کرتا ہے۔ تو تلاش کریں۔‘‘

☆ ایک طالبِ علم نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے نئے قسم کی کمپیوٹر کی عقلمندی کے بارہ میں بات کی کہ کمپیوٹر انسانی ذہن کی طرح کام کرتا ہے اور نئے نئے راستے خود نکالتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: ’’اس کو run کر کے train کرتے ہیں تو اس میں feed ہی کر رہے ہوتے ہیں۔ جو آپ کر رہے ہیں، آپ نے پروگرام feed کئے ہوتے ہیں۔ اس مشین میں یہی ہے کہ آپ نے ایک پروگرام دیا اس میں اس کو چلاتے رہے۔ مشین میں perfection کیا آنی ہے۔ perfection تو پہلے دن سے ہی اس کے اندر ہے۔ جتنا بنایا ہوا ہے اتنی perfection ہی ہے۔ پھر اگلا code دیں گے تو پھر وہ آ جائے گی۔ کافی پروگرام ڈال رہے ہوتے ہیں۔ جتنا بھی آپ وسیع پروگرام ڈال دیں، اس کو یہ order دینا ہے کہ یہ order ہے۔ اب اس پروگرام کا جو پہلا سٹیپ (step) ہے اس پر چلو اور اس کو solve کرو۔ وہ اس پہ چلتا ہے کیونکہ وہ already فیڈ (feed) ہے۔ تو وہ خود بخود اگلے پروگرام میں shift over ہو جاتا ہے۔ وہاں وہ اس پروگرام کو solve کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر کر لیا تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو وہ اگلے پروگرام میں shift over ہو جاتا ہے۔ تو پھر تو یہ آپ کی ذہانت ہے۔ اس کمپیوٹر کی کیا ذہانت ہے۔‘‘

☆ ایک افریقن طالبعلم نے بتایا کہ اس کا تعلق غانا سے ہے اور وہ اشانٹی ریجن کا رہنے والا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر اس طالبعلم نے بتایا کہ وہ یہاں جرمنی میں میونخ میں Internship کے لئے آیا ہے۔ اس نے غانا میں Biological Science میں Bachelor کیا ہے۔ یہاں ایک ریسرچ کے پراجیکٹ پر کام کر رہا ہوں کہ بعض پودوں سے فضا اور زمین کو کس طرح آلودگی سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ اس پر کافی دیر بات ہوئی۔ پھر اس نے بتایا کہ اب ماسٹر کا پروگرام بھی ہے۔ موصوف نے حضورِ انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

بہت سے طلباء نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضورِ انور نے ازراہ شفقت ان سب کو دعائیں دیں۔ یہ مجلس نو بج کر دس منٹ پر اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ نو بج کر 50 منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆

ہفت روزہ بدر

اب جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org/badr

پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 17 Nov 2011 Issue No.46

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $
: 45 Euro
:65 Canadian Dollar

آج پاکستان میں کوئی ایسا سرکاری کاغذ نہیں جس میں حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں نہ دی گئیں ہوں

آج احمدیوں کا فرض ہے کہ تمام ظلموں کو سہنے کے باوجود انسانی ہمدردی کے ناطے جہاں تک ممکن ہے ہمدردی کریں اور سب سے بڑھ کر امت مسلمہ کی اصلاح کیلئے دعاؤں پر زور دیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 رنومبر 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں پر خاص طور پر پاکستان میں سختیاں اس وقت سے روا رکھی جارہی ہیں یا ان پر زمین تنگ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جب سے کہ اسیمبلی نے 1974 میں غیر مسلم قرار دینے کیلئے قانون پاس کیا تھا اور پھر جنرل ضیاء الحق نے اپنی آمریت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قانون سخت کیا اور یہ کہا کہ احمدیوں کو ہم نے اپنے زعم میں اُمت مسلمہ میں سے باہر نکالا ہے۔ انہیں کہا گیا کہ تم اپنے آپ کو مسلمان نہ کہو۔ کسی کو سلام نہ کہو۔ تم نے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی کہ جس سے معلوم ہو کہ تم مسلمان ہو لیکن اس پر بھی تم وہی عمل کر رہے ہو جو ایک سچے پاک مسلمان کے ہونے چاہئیں۔ اس لئے ہم تمہیں قید و بند کی سزا دیں گے اور آنحضرتؐ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے ہم تمہیں تختہ دار پر لٹکائیں گے۔ پس یہ خلاصہ ہے پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ قانون اور سلوک کا۔

حضور انور نے فرمایا یہ جو کچھ احمدیوں کے متعلق کہہ رہے ہیں اور احمدیوں کو اپنے ایمان سے ہٹانے کا کام کر رہے ہیں یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ مذاہب کی تاریخ میں ہر دور میں یہی ہوا ہے کہ زمانہ کے فرعونوں نے اقلیتوں کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔

پس ہم احمدی تو جب اس مخالفت کو دیکھتے ہیں تو ہمارا ایمان تازہ ہو جاتا ہے کہ انبیا کی تاریخ دہرائی جارہی ہے۔ بیشک ہم آج تھوڑے ہیں ہم کسی قسم کی دہشت گردی میں شریک نہیں ہم کسی قسم کے فسادات میں شریک نہیں اس وجہ سے انہیں طیش آرہا ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول سے عشق و وفا کا رشتہ کیوں نبھا رہے ہیں۔ کیوں وطن کی محبت میں امن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ہم اللہ کی مخلوق کے حقوق کیوں پامال نہیں کرتے ایسے لوگوں کو ہمارا یہی جواب ہے کہ ہم اس زمانہ کے امام آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے موعود کو ماننے والے ہیں جس نے دنیا میں اپنے آقا کے اسوہ کے مطابق چل کر صلح و آشتی قائم کی ہے۔ پس جب ہم اپنے آقا کی پیروی میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی قائم کردہ سنت پر عمل کر رہے ہیں، ہمیں یہ جرأت اور حوصلہ زمانے کے امام اور جری اللہ نے دیا ہے۔ ہم ہر ایک قربانی کے لئے مکمل فہم اور ادراک کے ساتھ تیار ہیں۔ ہم اس مسیح کو ماننے والے ہیں۔ جس کو خدا نے بتایا کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ حضرت مسیح موعودؑ اس الہام کی تشریح کرتے ہوئے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں کہ آدم سے لیکر تمام انبیا اسرائیل کے خواص اور وواقعات میں سے اس عاجز کو حصہ دیا گیا ہے۔ ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔ پس جب تمام نبیوں کی فطرت سے آپ کو حصہ ملا ہے تو پھر مخالفانہ کاروائیاں بھی آپ اور آپ کی جماعت کے ساتھ ہونی تھیں۔ یہ مخالفانہ کاروائیاں آپ اور آپ کی جماعت کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔ کیونکہ ان مخالفتوں کے ساتھ ہی اللہ نے فتح اور غلبہ کی خبریں بھی دی ہیں۔ ایک جگہ فرمایا۔ بُشْریٰ لَکَ یَا اَحْمَدِیْ۔ یعنی اے احمد تیرے لئے خوشخبری ہے اسی طرح فرمایا لَکَ الْفَتْحُ وَلَکَ الْغَلَبَۃُ یعنی تیرے لئے فتح اور تیرے لئے غلبہ ہے۔ پس جن مخالفتوں میں سے پاکستان، انڈونیشیا، ملیشیا اور دیگر جماعتیں گذر رہی ہیں ان کے پیچھے کئی فتوحات اور کامیابیوں کی بشارتیں ہمیں مل رہی ہیں۔ اگر کوئی اور دنیاوی جماعت ہوتی تو ان ظلموں کی وجہ سے کب کی ظالموں کے آگے گھٹنے ٹیک چکی ہوتی یا منافقانہ رویہ اختیار کرتی۔ لیکن الحمد للہ جماعت احمدیہ نہ صرف ظلموں کا مقابلہ کر رہی ہے بلکہ نامساعد حالات میں ترقی کی طرف گامزن ہے۔ اگر کوئی عقل رکھنے والا ہوتو حقیقت سمجھنے کیلئے یہی امر کافی ہے۔ اگر یہ لوگ اپنی مخالفتوں سے باز نہ آئے تو ان لوگوں کو قرآن مجید میں مخالفین کے انجام پر غور و فکر کرنا چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کے جن الہامات کا میں نے ذکر کیا ہے یہ اپنے منہ کی باتیں نہیں بلکہ الہام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی بات منسوب کرنا بہت بڑی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف غلط بات منسوب کرنے والے کو نہیں بخشتا۔ پس جب ہم حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کو دیکھ رہے ہیں تو اس یقین پر ہم قائم ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ہمیشہ تائید و نصرت کرتا رہے گا۔ ہاں خدا کی سنت کے مطابق مخالفین کو ایک مدت تک چھوٹ دی جارہی ہے لیکن جب اس کی پکڑ آئے گی تو پھر کوئی طاقت کوئی قوت کام نہیں آئے گی۔ خدا کے فرستادہ کی مخالفت کہیں ہمارے مخالفین کو تباہ نہ کر دے۔

آج پاکستان میں کوئی ایسا سرکاری کاغذ نہیں جس میں حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں نہ دی گئیں ہوں۔ آپ کے خلاف گند نہ بکا ہو۔ ظلم کی انتہا ہو رہی ہے۔ معصوم احمدی بچوں کو اسکولوں سے نکالا جارہا ہے۔ ایسے تمام ظالمین کو اس امر کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ شدید العقاب ہے۔ حضور انور نے فرمایا آج احمدیوں کا فرض ہے کہ تمام ظلموں کو سہنے کے باوجود انسانی ہمدردی کے ناطے جہاں تک ممکن ہے ہمدردی کریں اور سب سے بڑھ کر امت مسلمہ کی اصلاح کیلئے دعاؤں پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو غلبہ اور فتح نصیب فرمانا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی دائمی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ غلبہ کی دلیل خدا تعالیٰ کا طاقت ور اور غالب ہونا ہے۔ اس بات پر مومنوں اور کافروں دونوں کو غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے کہ وہ اس امر پر غور کریں۔ مومنوں کو بتایا ہے کہ اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ اس کا رسول غالب آئے گا۔ تم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ۔ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ عبادات کے معیار قائم کرو اور غلبہ کا حصہ بن جاؤ۔ مخالفین کو چیلنج ہے کہ اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ زور لگاؤ۔ مگر یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ قوی اور شدید ہے۔ اس نے اپنے پیارے کو غالب کرنا ہے۔ پس تمام مکر، حیلے کسی کام کے نہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا حصہ بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمیں سب سے پیاری اپنی عبادتیں ہونی چاہئیں۔ حضور انور نے 11 ستمبر کے حوالے سے فرمایا کہ آج ستمبر کی ۱۱ تاریخ اور سال ۲۰۱۱ ہے اور اس ضمن میں بہت سے لوگ اپنی اپنی توجیہات بیان کر کے حضرت مسیح موعود کے الہام ’’بعد گیارہ انشاء اللہ‘‘ کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بعد گیارہ انشاء اللہ فرمایا ہے اس کی مختلف تعبیریں اپنے وقت میں ظاہر ہوئی ہیں۔ پیشگوئیاں اور الہامات ہر بار نئے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آج کے دن میں ہمارے حق میں خدا تعالیٰ کی تقدیر میں کوئی بات مخفی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُسے ظاہر کرے گا یا اس کا عمل شروع ہو جائے گا یا پس دُعاؤں پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے سے بڑھ کر دُعاؤں کی توفیق دے آمین۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆

120 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان کی از راہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان